

وَلْتَذُقُوا نَصْرًا مِنَّا بَسِيلًا



ایڈیٹر۔

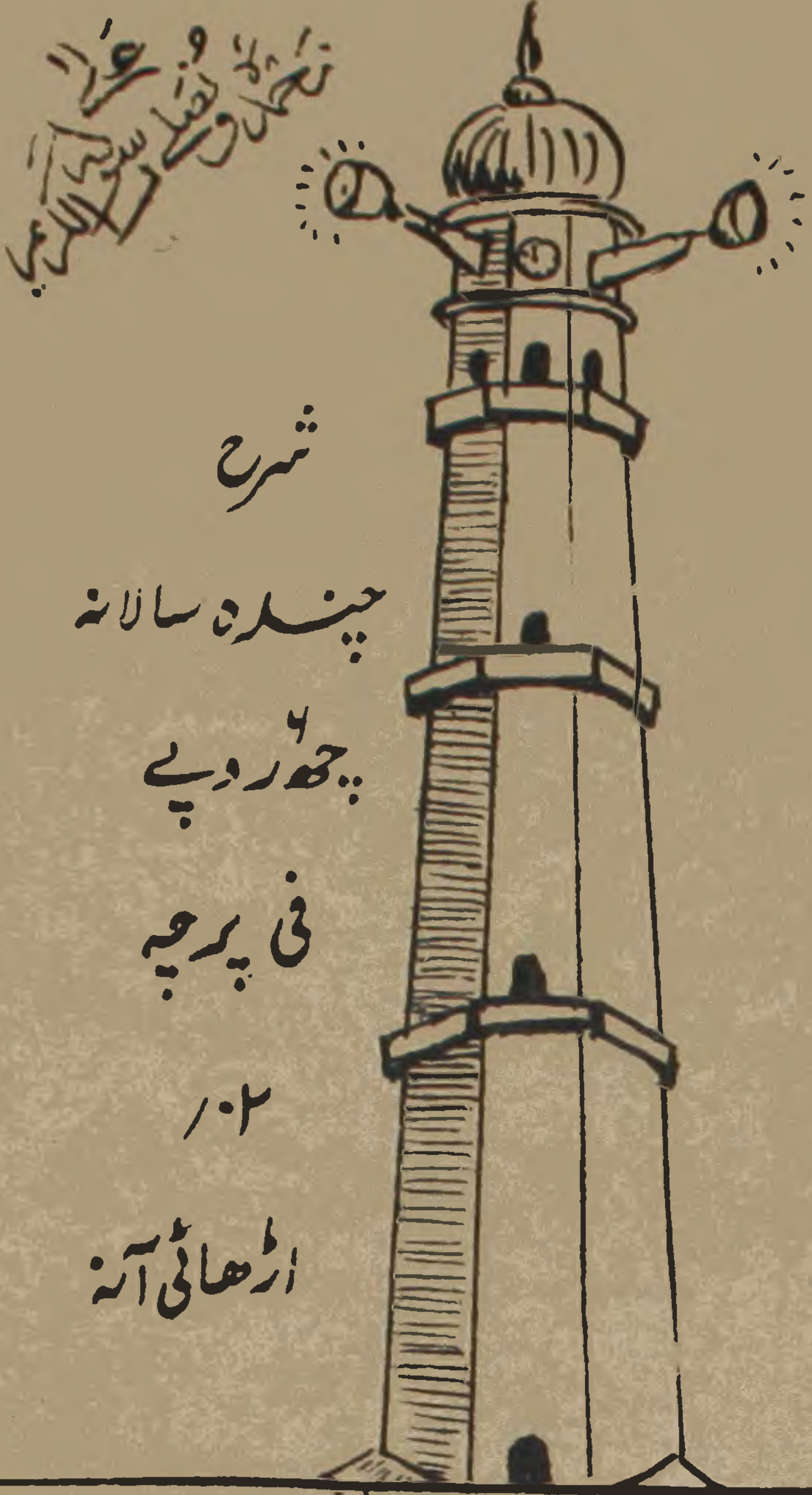
برکات احمد راجپوتی

اسٹنٹ ایڈیٹر

محمد حفیظ بقا پوری

تواریخ اشاعت: ۶-۱۲-۲۱-۲۸

تبریل زردیگر انتظامی امور کے لئے بہتر کر لکھیں۔



شرح

چند سالانہ

چھ روپے

فی پرچہ

۱۰۲

اڑھائی آنہ

نمبر ۱۵

۲۱ ماہ شہادت ۱۳۳۲ھ - ۶ شعبان ۱۳۴۲ھ بمطابق ۲۱ اپریل ۱۹۵۳ء

جلد ۲

# عظیم الشان بشارتیں

ان مسیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی ملسلہ عالیہ احمدیہ

مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے۔ اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی۔ اور توہین ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی۔ اور دنیا ان سے سخت کراہت سے پیش آئے گی وہ آخر فقیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی طوفانی نہیں اور وہ ایمان لفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جس کا قدم صدق کا قدم ہے۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو۔ جو زمین میں بویا لگیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا۔ اور پھولے گا اور ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا۔ وہ کچھ بھی خدا کو نقصان نہیں کرے گا۔ اور بد بختی اُسے جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدائے ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔

(الوصیت وال مطبوعہ دسمبر ۱۹۰۵ء)



سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع رپوہ سے موصول نہیں ہوئی۔ دیے حضور اقدس ایدہ اللہ مع اہل بیت و بزرگان سلسلہ ربوہ میں خیریت سے ہیں۔ اور جہانت کی رہنمائی اور ہدایت فرما رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ حضور انور کو ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے۔ اور مقاصد عالیہ میں کامیاب کرے۔

## ضروری اعلان برائے جملہ مبلغین ہند

- ۱۔ صدر انجمن احمدیہ کا موجودہ مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۵۳ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اسلئے تمام مبلغین کرام کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے بل ہائے سفر خرچ اور دوسرے متعلقہ بل ۱۰ اپریل ۱۹۵۳ء تک دفتر ہذا میں ارسال کر دیں۔ بعد میں موصول ہونے والے بلوں کی ادائیگی کی ذمہ داری نظارت ہذا پر نہ ہوگی۔
- ۲۔ جملہ مبلغین کرام نظارت بیت المال کی طرف سے جاری کردہ رپورٹ پر کر کے برآمد بھیج رہے ہیں۔ لیکن آئندہ ایسی علیحدہ رپورٹ بھیجی کی ضرورت نہیں۔ البتہ تبلیغی رپورٹ اپنے فائدہ منبر و دوا میں معین طور پر اس بات کا ذکر کر دیا جائے کہ جمعہ جات میں باقاعدہ کرنے میں کسی قسم کی بددعوت نہ لگتی۔

رناظر دعوت و تبلیغ قادیان

## آخری منزل

از سید شہامت علی صاحب واقف زندگی متعلم جامعۃ المشرقین قادیان دارالامان

آسے جذبہ دل چاہوں میں اگر چہ جہیز مقابل آجائے  
منزل کے لئے دو کام چلیں خود سامنے منزل آجائے  
اس سبیل سے تو کیوں ڈرتا ہے کشتی کا خدا خود حافظ ہے  
ممکن ہے اسی کی لہروں میں بہنا نہ سوا سا مل آجائے  
موسیٰ کی راہ میں دریا بگھبرا رہتا ہے اس میں بن گیا  
کہ ہمت تو بھی مت گھبرا جو بجز اسکا ہل آجائے  
ہم پر تو خدا کی رحمت ہے اور دشمن حق پر نہ رحمت ہے  
آخر میں شکست ہی کھائے گا کہ نہ رہے باطل آجائے  
جو آگ بھٹی ہے رہ میں نیری بچھ کر رہے گی بفضل خدا  
سرعت سے قدم تو آگے بڑھا جب سامنے منزل آجائے  
گرچہ غبار راہ ہیں ہم ایمان میں گوہ نیاں ہیں ہضم  
اب جم گئے اپنے قدم پر ہم چاہے تو قاتل آجائے  
”یا عشق محمد عربی ہے یا احمد ہندی کی ہے رفا“  
پر وہ انہ صفت تو ہو جاں فداجب شمع مٹل آجائے  
تھا ختم نبوت کا پردہ اک چال سیست تھی اس میں  
ممکن ہی نہیں اس دھوکے میں اک بندہ غافل آجائے  
ظلم و ستم کی چکی میں گر لپسنا پڑے تو غم مت کر  
یہ ظلم جن بن جائیں گے جب آخری منزل آجائے  
یہ اشک ہماری آنکھوں کے بن جائیں گے طوفان آخر میں  
میں نوح کی کشتی پر بیٹھوں جو دی کا سا مل آجائے  
ہے دل سے دعایہ شہامت کی یارب سن لے یارب سن لے  
غم بھر کے داغ مٹانے کو مر امشدا کامل آجائے  
لے آخری منزل سے مراد دشمن کو لا تشریب علیکم الیوم کہنے کا دن ہے

## درخواستہ دعا

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب  
مدظلہ العالی اپنے مکتوب مورخہ ۲۳/۵ جو میرے  
نام آیا ہے تحریر فرماتے ہیں:-  
”مکرمی و محترمی امیر صاحب مولوی عبدالرحمن  
صاحب فاضل - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
کچھ عرصہ سے حضرت مولوی غلام رسول صاحب  
راجیک بہت کمزور ہو رہے ہیں۔ اور آج تو  
مجھے اور بھی زیادہ کمزور نظر آئے۔ اور انہیں  
بعض بظاہر مندرخواب میں بھی آئی ہیں۔ ان کے  
لئے دعا کی تشریح کی جائے۔ جماعت کے بزرگوں  
میں سے ہیں۔  
دستخط حضرت مرزا بشیر احمد صاحب  
فاکار  
امیر جماعت احمدیہ قادیان

میرے لڑکے عزیزم عبدالرشید شہزاد کی بھوی  
داغی عارضہ میں مبتلا ہے۔ میٹل ہاسپتال پور میں  
زیر علاج ہے۔ پہلے بھی اسے ایک دفعہ یہ عارضہ  
ہو گیا تھا۔ علاج معالجہ سے اچھی ہو گئی تھی۔ اب  
پھر دور ہو گیا ہے  
دردیشان قادیان اور صحابہ کرام اور دیگر  
احدی برادران کی خدمت میں درخواست ہے۔  
کہ براہ کرم مریفینہ کی صحت کے لئے درد دل سے  
و عاذ مارمنون فرمادیں۔ مریفینہ کے بطن سے  
چاہے چھوٹی عمر کے بچے بھی جن کو سنبھالنے  
کے لئے عزیزم عبدالرشید کو سخت مشکلات  
پیدا ہو رہی ہیں۔ ان کو سنبھالنے کی وجہ سے  
اس کے کاروبار میں بھی سخت سربز و اتقویہ ہوا  
ہے۔ احباب کرام دعا سے مدد فرما کر منون فرمادیں  
والسلام فاکار عبدالرحیم شہزاد نامو مسلم مال منیم  
رہے۔ ضلع جھنگ  
مکرم بابو فضل الہی صاحب جو ایک مخلص اور  
سلسلہ کے پرانے خادم ہیں۔ بعض شہریوں

## صدر صاحبان و سکرٹریاں تعلیم و تربیت فوری توجہ فرمائیں

نظارت ہذا ایک طویل عرصہ سے مدرسہ  
تعلیم الاسلام قادیان کے لئے ”اساتذہ  
کی ضرورت“ کے ماتحت اعلانات کر رہی ہے  
مگر ابھی تک اس کے جواب میں کوئی درخواست  
موصول نہیں ہوئی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے  
کہ یا تو جماعت ہائے ہند میں کوئی ٹرینڈ اسٹاد  
ہے ہی نہیں یا اگر ہے تو وہ درخواست دنیا  
نہیں پاس ہوتا۔ جماعت ہائے ہند کی طرف  
سے پریذیڈنٹ (ریا امیر) اور سکرٹریاں تعلیم  
تربیت کی طرف سے اس بارہ میں فوری رپورٹیں  
درکار ہیں۔ ان کو الف کے ساتھ کہ (۱) اس  
جماعت میں اتنے ٹرینڈ اساتذہ موجود ہیں یا  
(۲) کوئی ٹرینڈ اساتذہ نہیں ہیں یا (۳)  
اساتذہ تو ہیں مگر ملازمت میں ہیں اور نارغ  
نہیں ہیں یا (۴) ٹرینڈ اساتذہ موجود  
ہیں اور وہ نارغ بھی ہیں مگر قادیان آنے  
کے لئے تیار نہیں۔  
رٹوف۔ ٹرینڈ اساتذہ سے مراد  
بچے دی یا ایس دی سند یافتہ ہیں۔ اگر کوئی  
ایسا ہے یا اس بھی کام کرنے کی خواہش رکھتے  
ہوں تو ان کی درخواست پر لمبی غور کیا جائے  
گا۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

## ولادت

مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۵۳ء بروز جمعہ ذی القعدة  
نے اپنے فضل و کرم سے سیٹھ یوسف احمد الدین  
صاحب ابن سیٹھ عبدالقدالہ دین صاحب  
امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد کو لڑکا عطا  
فرمایا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ  
تعالیٰ نے نو مولود کا نام محمد یامین رکھا ہے  
اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور عزیز کو اپنے

رہیں۔ خدا تعالیٰ سب بھائیوں کو جزا عطا  
عطا کرے۔ فاکار فضل الرحمن حکیم انسرنگر  
فانہ ربوہ۔  
بچو والدین کی طرح خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا  
فرمائے آمین۔ فاکار  
( بشیر الدین الدین سکندر آباد )

مہ کی انگیخت پر ماخوذ ہیں۔ اور زبردست  
ہیں۔ احباب ان کی باعزت بریت کے لئے  
خاص طور پر دعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر)  
عابد کا عزیز بچہ عبدالوہاب سلم اللہ  
گورنمنٹ کالج لاہور سے الیف ایس سی کا  
امتحان دے رہا ہے۔ دوست درد دل سے  
عزیز کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرماتے



# خطبہ جمعہ

## تمہارا سب سے بڑا عزیز اور دوست خدائے تعالیٰ ہے۔ اس لئے تم اسی کے سامنے جھکنا اور اسی کا طلب کرو۔

### اپنی زندگی کو اسی طریق پر چلاؤ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

انسان خوشی میں بھی اور رنج میں بھی راحت میں بھی اور مصیبت میں بھی ہمیشہ ہی اپنے عزیزوں اور دوستوں کی طرف دوڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ دیکھو جب شادیاں ہوتی ہیں تو سارے رشتہ دار اکٹھے ہوجاتے ہیں موتی ہوتی ہیں تب بھی سارے رشتہ دار اکٹھے ہوجاتے ہیں۔ لیکن عام حالات میں لوگ اپنے اپنے گھر میں کام کر رہے ہوتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فطرت انسان کو عبور کرتی ہے کہ وہ اپنی خوشی میں بھی اپنے عزیزوں کو شامل کرے اور اپنے رنج میں بھی اپنے عزیزوں کو شامل کرے۔ اور جو شخص بھی فطرت کے اس مسئلہ کے خلاف چلتا ہے اس کے متعلق ماننا پڑے گا کہ جس قدر حصہ میں وہ

### فطرت کے اصول

سے اختلاف کرتا ہے۔ اسی قدر اس کی فطرت مرکبی ہے۔ بچے کیلئے ہیں تو انہیں اگر کوئی ٹوٹی ہوئی ٹھیکری بھی مل جائے اور وہ انہیں پسند آجائے۔ تو وہ اسے پکیر کر گھر کی طرف دوڑنے لگتا ہے۔ اور ماں سے کہتے ہیں اماں ہمیں یہ چیز ملی ہے۔ یا اگر انہیں شیشے کا کوئی ٹکڑا مل جائے۔ اور وہ پسند آجائے تو وہ اسے گھر لے آتے ہیں اور ماں سے کہتے ہیں اماں ہمیں یہ شیشے کا ٹکڑا ملا ہے۔ حالانکہ ماں کو بتانے سے اس چیز کی عظمت نہیں بڑھ جاتی صرف اس لئے کہ فطرت کہتی ہے کہ خوشی کے وقت ماں کو بھی شامل کرنا چاہئے۔ بچہ اپنی خوشی میں اپنی ماں کو بھی شریک کر لیتا ہے۔ پھر بچے کو کوئی مارتا ہے۔ تو اس وقت بھی دوڑتا ہوا آگے آتا ہے۔ لہذا فطرت مارنے والا بہت بڑی شان کا ہوتا ہے اور ماں بے چاری عزیز اور مرزور دہ پتہ ہوتی ہے۔ لیکن ایک بچہ کے لئے

تو وہی سب سے بڑی ہوتی ہے۔ وہ اس وقت بھی اس کے پاس فریاد کرتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے۔ کہ اس کی ماں اس کے غم میں شریک ہوگی۔ اور شاید بلکہ بچے کے نزدیک یقیناً وہ اس کے غم کو دور کرنے کی کوشش کرے گی۔ سو جہاں حقیقی

از سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ مارچ ۱۹۵۳ء بمقام راجپوت

خطبہ نوٹس۔ حکم سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

تعلق ہوتا ہے وہاں خوشی میں بھی اور رنج میں بھی انسان اپنے عزیزوں اور دوستوں کے پاس جاتا ہے۔ اور اگر کوئی فطرت کے اس قانون کے خلاف کرتا ہے اور وہ خوشی اور رنج کیونٹ اپنے عزیزوں کے پاس نہیں جاتا تو یہ اس کے جنون اور دیوانگی کی علامت ہوگی۔ مثلاً اگر بچہ دیوانہ ہے یا نیم دیوانہ ہے تو وہ نہ خوشی میں اپنی ماں کو شریک کرے گا اور نہ رنج میں اس سے مدد حاصل کرے گا۔ اسی طرح ایک مجنون اور دیوانہ انسان خوشی اور رنج کے وقت اپنے عزیزوں کے پاس نہیں جاتا۔ لیکن ایک تندرست اور صحیح الدماغ انسان خوشی اور رنج میں ہمیشہ اپنے عزیزوں کے پاس ہی پہنچتا ہے۔ اور پھر صحیح الدماغ اور تندرست عزیز بھی ہمیشہ اس کی مدد کرتے ہیں۔

یہی فلسفہ دعا کا ہے انسان کا

سب سے بڑا عزیز خدا تعالیٰ ہے

اور جب انسان کو کوئی خوشی پہنچتی ہے۔ تو جو سچی فطرت والا انسان ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو اس نے سمجھا ہوا ہوتا ہے۔ وہ بے اختیار خدا تعالیٰ کی طرف دوڑتا ہے۔ اور کہتا ہے الحمد للہ الحمد للہ کیا ہے۔ اسی امر کا اظہار ہے۔ کہ انسان سمجھتا ہے کہ آخر یہ چیز میرا عزیز خواہ اور دوست ہی مجھے دے سکتا ہے۔ اسے بیٹا لٹا ہے یا نیا عہدہ ملتا ہے یا مال ملتا ہے یا باجائزاد ملتی ہے یا ترقی ملتی ہے یا عزت اور شہرت ملتی ہے یا کوئی اچھا کام کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ تو انسان کی فطرت کہتی ہے۔ کہ آخر اسے یہ چیز ملی ہے۔ تو کسی دوست سے ہی ملی ہے۔ دشمن تو یہ چیز نہیں دیا کرتا۔ اور اگر قانون یہ ہے کہ تحفہ خیر خواہ دوست ہی دیا کرتا ہے۔ تو معاً اس کی فطرت کہتی ہے کہ خدا تعالیٰ اسے بڑا اکون پڑا عزیز خواہ اور دوست ہو سکتا

نہیں کر سکتا۔ وہ طبعاً یہ خیال کرتا ہے کہ اس کے دوست اور عزیز اس کی مدد کریں۔ مگر یاد رکھو تمہارا سب سے بڑا عزیز اور دوست خدا تعالیٰ ہے۔ تم اس کے سامنے جھکنا اور اسی سے مدد طلب کرو۔ جو لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سبق پر عمل کرتے ہیں وہ ناکام و نامراد نہیں رہتے۔ ناکام و نامراد وہی رہتا ہے جو غیر طبعی فعل کرتا ہے۔ مثلاً رات کو ڈاکہ پڑتا ہے تو عقل مند شخص اپنے عزیزوں اور دوستوں کے پاس جاتا ہے اور ان سے مدد طلب کرتا ہے۔ لیکن بے وقوف انسان دروازہ کھل کر طرف چلا جاتا ہے۔ حالانکہ جنگل میں اس کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ اس طرح روحانی دنیا میں ایک عقلمند انسان تو خدا تعالیٰ کی طرف جاتا ہے لیکن بے وقوف یونہی ہائے اماں ہائے اماں کہتا رہتا ہے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ اماں نے کیا کرنا ہے جو کچھ کرنا ہے خدا تعالیٰ نے کرنا ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے پاس جاتا نہیں۔ وہ اس کے پاس جاتا ہے جو کچھ نہیں کر سکتا۔

پس جماعت کے

دوستوں کو چاہیے

کہ وہ اپنی زندگی کو اس طریق پر چلائیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے۔ یاد رکھو اسلام سب سے زیادہ کامل مذہب اور اعلیٰ تعلیم دینے والا دین ہے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم عیسائی اور ہندو نہیں تھے۔ کہ ہم عیسائیت اور ہندو مذہب چھوڑ کر مسلمان ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسلمانوں کے گھر میں پیدا کر دیا۔ اور اس طرح سب سے بڑا قدم جو ہم نے چلنا تھا۔ خدا تعالیٰ نے چلا دیا۔ ہم مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہوئے اور بچپن میں ہی ہمارے کانوں میں یہ باتیں پڑیں کہ اسلام ایک کامل مذہب ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قائم الانبیاء اور افضل الانبیاء ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کا دین ہے۔

اسلام ہی ایک مذہب ہے

جو انسانوں کو خدا تعالیٰ تک پہنچاتا ہے۔ قرآن کریم اس کی آخری کتاب ہے۔ یہ دین ہے ہی یہ باتیں ماں باپ نے ہمارے کانوں میں ڈالی تھیں۔

اسلام نے یہ دو نوسبت

فطرت کے تقاضا کے تقاضے کے یہ میں مطابق دیئے ہیں۔ کامیابی کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم الحمد للہ کہو اگر تمہاری فطرت صحیح ہے اور تمہارے دماغ پر جنون اور دیوانگی طاری نہیں۔ اور تمہیں جب بھی خوشی پہنچتی ہے تم عزیزوں کی طرف لوٹے ہو۔ لیکن یاد رکھو تمہارا سب سے بڑا عزیز خدا تعالیٰ ہے۔ اگر تمہیں کوئی خوشی پہنچتی ہے تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی پہنچتی ہے۔

اسی طرح جب کوئی رنج پہنچتا ہے تو یہ انسان کی کمزوری کی علامت ہوتا ہے۔ اس لئے وہ خود اسے دور



اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم  
اللہم الرحمٰن الرحیم خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ محمد و منصلی علیٰ آلہ وسلم

### سیدنا حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ کا پیغام اخبار جماعت نام اخلاص و ایمان کے طریق سیکھو دین کی خدمت کر کے خدا تعالیٰ کا فضل حاصل کرو

اذ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز  
برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
گذشتہ ایام میں فتنہ سالی کی وجہ سے یا تو جماعت کے لوگ چند و بجا نہیں  
سکے اور یا وہ بیخ بنیں سکا۔ اس وجہ سے صدر الجمون احمدیہ کے قریباً ایک لاکھ سے  
زیادہ بھائی باقی ہیں۔ اور تحریک جدید کے قریباً کھتر ہزار ائمہ گذشتہ بقائے  
ملا کر فریجاً ڈیڑھ دو لاکھ۔ یہ درست ہے کہ فتنہ اور تہمت گائی کے دن ہیں۔ اور  
اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں لیکن یہ بھی تو ویسا ہی درست ہے کہ ایسے ایام میں  
مرکز کے اخراجات بھی بچت سے بڑھ جانے ضروری ہیں لیکن اگر بچت سے بھی  
آمد کم ہو جائے۔ تو آپ خود سمجھ لیں۔ کہ کام کرنے والوں کی تکلیف کتنی بڑھ  
جائے گی۔ مخلص اور غیر مخلص میں یہی فرق ہوتا ہے۔ کہ غیر مخلص تخط اور تنگی  
کے وقت گھبرا جاتا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔  
اور مخلص یہ کہتا ہے۔ کہ کچھ تنگی خدا نے بھیجی ہے۔ کچھ میں اپنے  
اد پر اپنی خوشی سے دار ذکر لیتا ہوں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل  
ہو جائے اور وہ میری تنگیوں کو دور کر دے۔ پس مخلص نہیں اور  
قربانیوں میں اور بھی زیادہ بڑھیں۔ اور سرگرمی بندوں کو بچائے کم  
کرنے کے زیادہ کہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی برکتیں نازل ہوں۔ اور سلسلہ  
کے کام نہ کریں۔ تحریک جدید کے دو جینے کے اخراجات باقی ہیں۔  
لیکن آج۔ ازنا رتخ آئی ہے۔ لیکن اس کے کارکنوں کو کوئی گزارے نہیں۔  
بہی حال صدر الجمون احمدیہ کا ہے۔ آخر سلسلے کے کام آپ نہ کریں گے۔  
تو کون کرے گا۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ بعض لوگ اس قحط کے دنوں میں  
آگے سے بھی زیادہ خر بانی کر رہے ہیں۔ جو کچھ وہ کر سکتے ہیں۔ آپ بھی کر سکتے  
ہیں۔ حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ طالب علمی کے زمانہ  
میں میرے پاس دو اچھی صدیاں تھیں۔ ان میں سے ایک صدی چوری ہو گئی  
اور میرے دل کو بڑی تکلیف ہوئی۔ میں نے فوراً دوسری صدی بھی نکال  
کر خدا کی راہ میں دے دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک تہینہ کے اندر اندر خدا تعالیٰ  
نے مجھے اتنا روپیہ دیا۔ کہ مجھ پر حج فرض ہو گیا۔ اور کئی سال مکہ میں رہ کر میں  
نے اسی سے تعلیم پائی۔ پس اخلاص اور ایمان کے طریق سیکھو۔ اور دین  
کی خدمت کر کے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔ خدا تعالیٰ تمہارے  
ساتھ ہو۔ والسلام

### خاکسار مرزا محمود احمد

”حضرت اقدس کاندرجہ بالا ارشاد جماعت کے ہر مخلص احمدی کو قرآنی کے اعلیٰ معیار پر  
تلازم ہو کر ذمہ شناسی کی موت دے رہا ہے۔ سلسلہ کی موجودہ غیر معمولی ضروریات اور  
مشکلات اس امر کی تصفیٰ ہیں۔ کہ ہم میں سے ہر ایک حضور کی آواز پر لبیک کہتا ہوا الیٰ قریبانیوں  
کے لئے اپنا قدم آگے بڑھا ہے۔ موجودہ مالی سال ۲۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ اور  
ابھی متعدد جماعتوں کے ذمہ ان کے لازمی چندوں کا ایک لیٹر جمع بقایا ہے۔ جماعت  
کے ہر فرد کو چاہیے کہ اپنے ذمہ واجبات کی سونپھری ادائیگی کر کے اس بات  
کی عملی طور پر ثبوت دے۔ کہ وہ درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا ہے۔“  
فقط والسلام  
دناظر بیت المال قادیان

اسلام قبول کیا۔ بلکہ ایسے لوگ بھی تھے۔ جو  
۲۰-۲۰ سال تک رسول کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کا مقابلہ کرتے رہے۔ اور آپ کی وفات  
کے قریب ایمان لائے۔ اور ایسے لوگ بھی تھے  
جو آپ کی وفات کے بعد ایمان لائے۔ ان لوگوں کو  
اتنے مجاہدوں کے بعد  
مدافعت ۲۔ مگر صبر۔ محامدہ نہیں کرنا پڑا۔  
خدا تعالیٰ نے ہمیں ایک باپ کی بیٹی اور ایک  
مسلمان ماں کے رحم میں ڈالا۔ اور دنیا میں ہمیں  
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ  
کہنے والوں کے گروہ میں پیدا کر دیا۔ پھر ہماری راہ  
ناٹی فرمادی۔ کہ جو کچھ ماں باپ نے ہمیں بتایا  
تھا وہ درست تھا۔ پس ہمارے لئے صرف  
اتنی بات رہ گئی۔ کہ

ہم اس پر عمل کریں  
لیکن انہیں ہے کہ باوجود اتنے بڑے فضل  
کے انسان خدا تعالیٰ کی طرف بھاگنے کی بجائے  
غیروں کی طرف بھاگتا ہے۔ اگر وہ کسی مصیبت  
میں مبتلا ہو جاتا ہے تو کہتا ہے بے ظلم ہوتا  
تو میری مدد کرنا۔ اسی طرح اگر خوشی ہوتی ہے۔  
تو وہ غیروں کی طرف جاتا ہے خدا تعالیٰ کی طرف  
نہیں جاتا۔ لیکن ایک بچے مومن کو جب خوشی  
نصیب ہوتی ہے۔ تو وہ بھائے ہائے اماں یا  
مائے ابا کہنے کے سببوں میں گر جاتا ہے۔ اور  
سب سے پہلے فرزند اللہ کے کو دیتا ہے۔ خدا  
تعالیٰ نے اسے شکر عالم الغیب ہے۔ لیکن

نظر ت کہتی ہے  
کہ تم پہلے خدا تعالیٰ کو خوشی کی خبر بتاؤ۔ اور فوراً  
سجدہ میں گر جاؤ۔ اگر کسی کے ہاں بیٹا پیدا  
ہو اسے ترقی ملے۔ یا اسے کوئی اچھا کام کرنے  
کی توفیق ملے۔ تو وہ سب سے پہلے خدا تعالیٰ  
کو بتائے اور اس کا شکر ادا کرے۔ اس طرح  
اسے ریح پہنچے تو وہ فوراً انا للہ وانا  
الیہ راجعون کہے۔ یعنی اگر مجھ پر مصیبت  
آئی ہے۔ تو بقول پنجابی بزرگوں کے  
”ملا کی ددر مسیت سٹک“  
میں نے تو خدا تعالیٰ کی طرف ہی جانا ہے۔  
یہ طبی چیز ہے۔ جو ہماری صحت مند نظرت میں  
پائی جاتی ہے۔ پس تمہیں اپنی صحت اور  
روہانیت کی درستگی

کا خیال رکھنا چاہیے۔ اگر تمہاری صحت درست  
ہے تمہاری روحانیت درست ہے اور تم خوش  
اور ریح میں خدا تعالیٰ کی طرف ہی دوڑتے ہو۔ تو  
خدا تعالیٰ کی قسم تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچ  
سکتا اور دنیا کی کوئی بہتری نہیں جو تم حاصل  
نہیں کر سکتے۔

پھر ہمیں عقل اور ہوش آئی۔ تو ہم نے دیکھا کہ یہ  
باتیں درست ہیں۔ دنیا میں یہ بھی ہوتا ہے کہ ماں  
باپ اولاد کو بعض دفعہ غلط راستہ پر چلا دیتے  
ہیں۔ اور جب اسے ہوش آتی ہے تو اسے پتہ  
لگتا ہے کہ جس راستہ پر اسے اس کے ماں باپ نے  
چلا یا تھا وہ غلط تھا۔ لیکن ہمیں ہوش آئی تو ہم  
نے دیکھا کہ ہمارے ماں باپ نے جو کچھ بتلایا تھا۔  
وہ درست تھا۔ ہمارے ماں باپ نے بتایا تھا۔  
قرآن کریم ایک کامل کتاب ہے  
میں سب ہوش آئی تو ہم نے دیکھا کہ ان کی یہ بات  
سچی تھی۔ قرآن کریم فی الواقعہ کامل کتاب ہے۔ پھر  
ماں باپ نے ہمیں بتایا تھا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم واقعتاً خاتم الانبیاء اور افضل الانبیاء  
ہیں۔ آپ کی شان نبوت اعلیٰ اور برتر ہے۔  
پھر ماں باپ نے ہمیں بتایا تھا کہ اسلام خدا تعالیٰ  
کا دین ہے۔ جب ہم بڑے ہوئے اور ہمیں ہوش  
اور عقل آئی۔ تو ہم نے دیکھا کہ اسلام واقعتاً  
خدا تعالیٰ کا دین

وہ خود اس کی مدد اور نصرت کرتا ہے۔ اس کی تعلیم  
ایسی ہے جو صرف خدا تعالیٰ ہی دے سکتا ہے۔  
اس کی سب باتیں معقول ہیں۔ پس اول تو یہ راستہ  
ہمیں بغیر غمت کے ملا۔ ہمیں عیب نیت یا کوئی اور  
مذہب ترک کر کے اسلام قبول نہیں کرنا پڑا۔ بلکہ  
ہم مسلمانوں کے گروہ میں پیدا ہوئے اور اس طرح پہلا  
کام خدا تعالیٰ نے خود چلا دیا۔ پھر دوسرا فضل خدا  
تعالیٰ نے یہ کیا۔ کہ جب سوچ اور فکر کے استعمال کا  
وقت آیا۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے ہم پر یہ ظاہر  
کر دیا کہ اسلام ایک کامل اور بے عیب مذہب ہے

اور  
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اس کے پیچھے رسول ہیں۔ اور تمام انبیاء سے افضل  
اور برتر ہیں۔ گویا پکی پکائی چیز میں مل گئی۔ اور اگر  
کسی کو پکی پکائی چیز مل جائے۔ اور وہ پھر بھی اسے  
لینے نہیں غفلت اور سستی کرے تو کتنے انہوس  
کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب رسول کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں مبعوث کیا تو ابتدائی لوگوں  
کو آپ کی باتیں سنی قریبانیوں اور مجاہدات کے بعد  
سمجھ میں آئیں۔ آخر آپ پر معاً ایمان لانے والے  
جاری آدی تھے۔

حضرت ابو بکر رضی  
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا  
کو دوسروں اور اربوں لوگ مسلمان ہوئے اور کر دیا  
اور اربوں سے چار کی نسبت ہی کیا ہے۔ لیکن ان  
میں سے کسی نے ایک ماہ مجاہدہ کیا۔ کسی نے دو ماہ  
مجاہدہ کیا۔ کسی نے چار ماہ مجاہدہ کیا۔ کسی نے ایک  
سال تک مجاہدہ کیا۔ کسی نے دو سال تک مجاہدہ  
کیا۔ اور کسی نے دس سال تک مجاہدہ کیا۔ اور پھر







# دنیا کا عظیم ترین ریلوے سسٹم

ہندوستانی ریلوں کی کل ۳۴ ہزار میل لمبائی ہیں اور یہ ریلوں میں ایک ارب مسافر اور دس کروڑ ٹن سامان مال و اسباب آٹھ ہزار تین سو انجنوں کے ذریعہ ڈھونڈتی ہیں۔ انجن زیادہ تر اسٹیم سے چلے جاتے اور مرد و چوڑے کے ہیں۔ اس تعداد میں ۲۲ بجلی سے چلنے والے سبز ڈیزل انجن بھی سے چلنے والے انجن ۲۶ ڈیزل سے چلنے والی ریل گاڑیاں اور ۱۱۲ الیکٹرک موٹو گاڑیاں بھی شامل ہیں۔

مستقبل میں بھی ہندوستانی ریلوں میں اسٹیم انجن ہی نقل و حرکت کا خاص ذریعہ رہے گا۔ کیونکہ اول تو ہند میں اسٹیم کوک کے کثیر ذخیرے موجود ہیں دوسرے ریلوں کو بجلی اور ڈیزل آئل سے چلانے میں لاگت بہت زیادہ آتی ہے۔ اس صورت حال کے تحت ریلوں کی اسٹیم انجن میں اصلاح دہانی کے پیش نظر بیس سال تک تحقیقات کاموں کو جاری رکھنا پڑے گا۔ جدید معیار کے انجن بہت فیچوں کے حامل ہیں۔ ان کی بدولت اسٹور اور تحفظی مسائل بہت کم ہوں گے اور زیادہ انجن رکھنے کی ضرورت بھی نہ رہے گی۔ لاریہ امور اکت صدی نظریہ نظر سے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔

ہند کے ریلوے انجنیئرنگ کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ انجن کی طاقت کو اعلیٰ اور معقول بنایا جائے۔ ۱۵ برس گذرے ہندوستانی ریلوں میں معیاری طرز کے اسٹیم انجن کو رائج کیا گیا۔ مگر چند لوکمیٹیووں نے اسے منظور نہ کیا۔ بالآخر ۱۹۱۱ میں برٹش انجنیئرنگ اسٹینڈرڈ ایسوسی ایشن کے انجن رائج کئے گئے۔ جو آج ۴۰ برس سے زیر استعمال ہیں۔ لیکن ان میں کئی قسم کا کوئلہ استعمال ہوتا ہے۔ ہندوستانی ریلوں کے انجنوں کا معیار قائم کرنے کی غرض سے ۱۹۲۵ء سے لوکو موٹو اسٹینڈرڈز کمیٹی قائم کی گئی۔ اس کمیٹی نے دیگر کمیٹیوں کے تعاون سے انجنوں کے اٹھارہ دیے معیروں کے جن کو ۱۹۲۵ء اور ۱۹۳۲ء سے استعمال کیا گیا۔ ہندوستانی ریلوں میں انجنوں کی کارکردگی پر نظر ڈالنے سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ کم از کم چالیس درجوں (کلاسوں) کے انجنوں کی ضرورت ہے۔ اور ۱۹۲۵ء اور ۱۹۳۲ء کے انجنوں کے ریلوے

میں بھی تعمیر کیا جائے جس سے ہر قسم کے مسائل سے بچا جا سکے۔ انجنوں کی کارکردگی پر نظر ڈالنے سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ کم از کم چالیس درجوں (کلاسوں) کے انجنوں کی ضرورت ہے۔ اور ۱۹۲۵ء اور ۱۹۳۲ء کے انجنوں کے ریلوے

کوکات الدین عند الثریا لندھیب  
رجل من فارس او ابنہ فارسی  
حقیقتاً لکہ دمن احمد بن فضل بلدہ  
۳۰

کہ اگر ایمان خیرا پر بھی چڑھ جائے تو فارس سے ایک شخص یا فرمایا ابنہ فارس میں سے ایک شخص آسمان پر جا کر دین کو داپس سے آئے گا۔ یہ روایت سے اور بعض اور روایات سے کہ جس میں رجل کی جگہ رجالی کا لفظ ہے بخاری جلد ۱۰ کتاب التفسیر معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمانہ میں ایمان دنیا سے اٹھ جائے گا۔ اور ایک شخص بنو فارس سے جس کے ساتھ اور بھی بعض ابنہ فارس بطور مددگار ہوں گے ایمان کو داپس لائے گا۔ اور اس کی معرفت اللہ تعالیٰ کا پیغام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کام کرنے کا موقع دیا کہ جو صحابہ کے زمانہ میں آپ نے کیا۔ یعنی وہ آپ کا بروز ہونے کی حیثیت سے خدا تعالیٰ کی وحی سے اصلاح امت کرے گا۔ پھر کس قدر رحمت کا مقام ہے کہ مسلمانوں میں سے جس نے اس دروازہ کو کھلا دیا مسلمانوں نے اس پر کفر کا فتوے لگا دیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت کرنے والا ہے۔ کیونکہ آپ کے بعد وحی کا دروازہ کھلا جاتا ہے۔ اور یہ نہ سمجھا کہ وحی کیا ہے و وحی کی معنی نہیں۔ خدا تعالیٰ کے تازہ کلام کا سننا اور بوجھ شخص خدا تعالیٰ کے تازہ کلام کو سننے کا ظاہر ہے کہ اس کا دل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں تڑپ کرے گا۔ اور آپ پر اس کا ایمان بڑھے گا نہ یہ کہ اس کے برعکس ہوگا۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور چلا جائے تو خدا تعالیٰ من ذالک۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے اسلام کی اعلیٰ درجہ کی خوبی کو نہایت ہی جامع رنگ میں مندرجہ ذیل منظوم کلام میں ان الفاظ میں پیش کیا کاش کوئی صاحب دل سجدگی سے اس کی حقیقت پر غور کرے۔

ہے غضب کہتے ہیں اب وحی خدا فقود ہے  
اب قیامت تک سے اس امت کا قصوں پر ہزار  
یہ عقیدہ بر غلاف لغتہ زاد دار ہے  
پہ آتار سے کون برسوں کا گلے سے اپنے ہار  
وہ خدا بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم  
اب بھی اس سے بدلتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیام  
گوہر وحی خدا کیوں توڑتا ہے ہوشش کہ  
اک بھی دین کے لئے ہے جائے عورت و افتخار  
یہ وہ ہے مفتاح جس سے آسمان کے درمیں  
یہ وہ آئینہ ہے جس سے دیکھیں

یہی صورت ہے تو یہ امت محمدیہ خیرا است کیونکہ  
قرار پائی۔ کیا وہ شخص ان سرسبز پردوں پر ہی  
خوش ہو سکتا ہے جو کسی وقت بھی پھل نہ دیں،  
انہوں نے وحی الہی کا دروازہ بند کر دینے  
والے نہیں جانتے کہ یہ چیز تو اسلامی باغ کے  
شیریں پھولوں سے مشابہت رکھتی ہے۔ جس کا  
مقابلہ کوئی مذہب ہی نہیں کر سکتا ہے  
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان رکھے  
یہ باریع محمد سے ہی کھلا ہوا ہے  
اس جگہ ۱۲ امر کے ذریعہ کر دیا فروری سے کہ حاجت  
احمدیہ کے نزدیک کس قسم کی وحی یا الہام کا دروازہ  
کھلا ہے و سواس کے لئے حضرت بانی سلسلہ  
عالیہ احمدیہ کے اپنے الفاظ ملاحظہ فرمایا:۔  
”چار ایمان ہے کہ آذی کتاب اور آخری شریعت  
قرآن ہے اور بعد اسکے قیامت تک ان معنوں سے  
کوئی نبی نہیں ہو سکتا جو صاحب شریعت ہو یا بلا واسطہ  
مابعد آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحی پا سکتا ہو  
مگر قیامت تک یہ دروازہ بند ہے۔ اور مشابہت  
تو وحی حاصل کرنے کے لئے قیامت تک  
اور وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے کبھی ختم نہیں ہوگی  
مگر نبوت شریعت الہی یا نبوت مستقل منقطع ہو  
چکی ہے و وحی ربانی کا ریلوے منقطع ہو گیا  
الغرض سورۃ تہ، رکوخ ۹ کی مذکورۃ العدر  
آیت میں امت محمدیہ کے لئے وحی و الہام کی نعمت  
سرفراز کئے جانے کا ایک دائمی وعدہ ہے جو درحقیقت  
ہر زمانہ میں ان کی امید کا سہارا اور ان کے لئے  
مستقبل کو نہایت مددگار اور تابناک صورت  
میں پیش کرنے والا ہے۔

نیز اس آیت میں اس پیشگوئی کی طرف  
بھی اشارہ ہے جو سورن جو میں کی گئی ہے۔ اللہ  
نے فرمایا ہے۔  
هو الذی بعث فی الامم رسولاً  
منہم یتلو علیہم آیاتہ و یدیکہم و یعلمہم  
الکتاب و الحکمۃ و ان کا فرائض قبل  
لغی ضللی مبین ہ و اخذین منہم  
لما یلحقوا بہم و هو العزیز الحکیم  
یعنی وہ خدا ہی ہے جس نے اسیوں میں انہی کی  
قوم کا ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیات پڑھ  
کر سنانا سے اور انہیں پاک کرتا ہے۔ اور انہیں  
کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ مگر پہلے وہ کھلی  
گمراہی میں پڑے ہوتے تھے۔ اور اسی طرح وہ ان کے  
سوا ایک اور قوم کو سکھائے گا جو اب تک انہیں  
نہیں ہے۔ اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔  
جب یہ آیت نازل ہوئی تو احادیث میں آتا ہے  
کہ صحابہ نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں جن کا اس آیت میں  
ذکر ہے۔ جو ہم سے نہیں ہے۔ اس پر حضرت رسول کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا

اسٹینڈرڈز کے اٹھارہ درجوں (کلاسوں) کے  
انجن ضروریات کو پورا نہیں کرتے۔ ۱۹۲۵-۲۶ء  
میں ریلوے بورڈ نے محسوس کیا کہ مزید درجوں کے  
اصناف کی ضرورت ہے۔ انڈیسی ریلوے اسٹینڈرڈز  
کی فہرست میں فاسی طرز کے انجن شامل کر دیئے گئے  
اور انجن کے درجوں کی تعداد ۲۳ ہو گئی۔

جنگ کے خود اعباء انجنوں کی صورت حال کا جائزہ  
لیا گیا اور یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ گذشتہ زمانہ میں انجن  
پر جانوری طرز کے مطابق تیار کئے جاتے تھے۔ لیکن اب  
ہندوستانی معیار کے انجنوں میں وہ خصوصی ڈیزائن  
بھی شامل کر دیئے جائیں۔ جو ۱۹۲۲ء تک مدت میں  
موصول ہونے والے انجنوں میں پائے جاتے ہیں اس  
کے علاوہ ۱۹۳۲ء اور ۱۹۳۶ء کے درمیان ریلوں  
کو پیچھے کا کوئلہ استعمال کرنے کی وقت بھی پیش آئی۔  
ہندو ریلوے پلایا کہ ”ڈبلیو۔ بی۔ ڈبلیو۔ ایم۔ اور ڈبلیو  
ڈبلیو۔ طرز کے انجنوں کو استعمال میں باقی رکھا جائے  
اور دیگر کاموں کے لئے نئے طرز کے انجن تیار کئے  
جائیں۔ دو ٹھ اور ۲ ٹھ چوڑی پٹرولوں کے  
لئے ڈیزل انجن تیار کرنے کی اسکیم مرتب کی گئی  
آج کل وزارت ریلوے کا نٹر اسٹینڈرڈز  
آفس ڈبلیو ٹی نمونہ کے انجن کا ناک تیار کر رہا ہے۔  
تاہم چتر جن لوکو موٹو ورکشاپ ”ڈبلیو جی نمونہ کے  
پیکس انجن تیار کر چکا ہے۔ اور ٹاننا لوکو موٹو اینڈ  
انجنیئرنگ کمپنی لمیٹیڈ نے دائی بی نمونہ کے چالیس  
انجن تیار کئے ہیں۔ علاوہ ازیں ”دائی بی نمونہ کے  
انجن بھی جلد ہی تیار کئے جائیں گے۔

انجن کے لئے نمونہ میں ایندھن کی کیفیت کا  
خاص طور پر لحاظ رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ ایندھن کی  
لاگت انجن کی طاقت کے تحفظ اور فراہمی کی لاگت  
کے برابر پڑتی ہے تاہم دس پندرہ سال کے عرصہ  
میں انجن کے عمدہ اور نئے معیاروں کے لئے ایک  
اسٹیم مرتب کرنی پڑے گی۔ اور پانچ سالہ پلان کی  
بدولت اچھے اور بڑے انجنوں کی مانگ بھی بڑھے گی۔  
(الجمعیۃ)

قمر کے عذاب سے بچنے کا علاج  
کارڈ آنے پر  
مفت  
عبداللہ دین سکندر آباد دکن



# حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارنامے

"اے عقلمندو! میرے کاموں سے مجھے پہچان لو۔ اگر مجھ سے وہ کام اور وہ نشان ظاہر نہیں ہوتے جو خدا کے نائید یافتہ سے ظاہر ہوتے چاہئیں تو تم مجھے مت قبول کرو۔ لیکن اگر ظاہر ہوتے ہیں تو اپنے نہیں دانستہ ہلاکت کے گڑھے میں مت ڈالو۔ بد ظنیاں چھوڑو۔ بدگمانیوں سے باز آ جاؤ کہ ایک پاک کی توہین کی وجہ سے آسمان سرخ ہو رہا ہے اور تم نہیں دیکھتے۔ اور فرشتوں کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا ہے اور تمہیں نظر نہیں آیا۔ خدا اپنے جلال میں ہے۔ اور در و دیوار لوزہ میں۔ کہاں ہے وہ عقل جو سمجھ سکتی ہے۔ کہاں ہیں وہ آنکھیں جو وقتوں کو پہچانتی ہیں۔ آسمان پر ایک حکم لکھا گیا۔ کیا تم اس سے ناراض ہو۔" (سراج المنیر ص ۷)

قبل اس کے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کارناموں پر نظر ڈالی جائے مناسب ہے کہ آپ کے متعلق بعض ابتدائی معلومات کا ذکر کر دیا جائے تاکہ جس عظیم الشان انسان کے سبزی کارناموں کا تذکرہ ہوگا اس کی عظمت اور بلند شان کا کس قدر اندازہ تائیس کر سکیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام نامی حضرت مرزا غلام احمد صابو تادیانی ہے۔ آپ آج سے ۱۱۷ برس پہلے تادیان کی مقدس بستی میں ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوئے۔ اگرچہ آپ کسی یونیورسٹی یا اسکول کے باقاعدہ طالب علم نہ رہے مگر آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے گھر میں ہی حاصل کی۔ اور اکثر اوقات دینی کتب کے مطالعہ یا گوشہ تنہائی میں یاد الہی میں معروف رہے۔ آپ چاہتے تھے کہ تمام دنیا سے الگ تھلک خدا کی یاد ہی میں اپنی زندگی گزار دیں۔ مگر خدا والے نے آپ سے بہت بڑا کام لینا تھا۔ اس لئے اس نے خود آپ کو اس گوشہ تنہائی سے باہر نکالا۔

آپ ۱۸۵۸ء میں آپ کی سبک زندگی شروع ہوئی اور آپ نے ایک کتاب بلاتواں احمدیہ شائع کی جس میں آپ نے اسلام کی خوبیوں کو اجاگر کیا۔ اور اس کے ذریعہ اور کامل مذہب ہونے کے دلائل بیان فرمائے اور یکے بعد دیگرے اسی کتاب کے دو حصے شائع ہوئے۔

آپ کے ہاتھ سے ہوگی۔ اور یہ کہ آپ ہی اس پر آشوب زمانہ کے مصلح اور رہنما رہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس کا مقصد کیا اور اپنے تئیں ان تمام پیشگوئیوں کا مصداق قرار دیا۔ جو مختلف مذاہب کی طرف سے آخری زمانہ میں پیدا ہونے والے مصلح ربانی کے بارہ میں موجود تھیں۔ اور اس بات کا اعلان کیا کہ میں مسلمانوں کے لئے ہمدی میسجوں کے لئے عیسیٰ اور ہندوؤں کے لئے کلنگی اوتار ہوں۔

پھر کیا تھا چاروں طرف سے مخالفت کے بادل اٹھائے مگر آپ خدا کی آس پر اپنا کام کرتے چلے گئے۔ آخر جس مقصد کو لے کر آپ اس دنیا میں آئے اس کی تکمیل بنیاد قائم کر کے جب سنت انبیاء علیہم السلام ۲۶ مئی ۱۹۰۵ء کو اپنے مالک حقیقی کے پاس پہنچ گئے۔ اور اپنے پیچھے ایک ایسی جماعت چھوڑ گئے۔ جو نہ صرف ملک ہندوستان میں بلکہ اس وقت دنیا کے سرحد میں موجود ہے۔ اور بے شک خدا کے دن دکھی ہو کر چوکنی تڑپ کر رہی ہے۔ اور آج دکھ کے کہا ہے کہ دنیا پر آج سورج غروب ہوتا ہے۔ مگر جہانمہ احمدیہ پر ہی وقت بھی سورج غروب نہیں ہوا۔ اس لئے کہ اس جماعت سے تعلق رکھنے والے نبی اور پرانی دنیا میں ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔

جس عظیم الشان شخصیت کے مالک حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے اس کا اعتراف نہ صرف پتہ بکریا۔ نے بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ کی وفات پر ایک بزرگ احمدی اخبار نویس کی رائے بھروسہ شالی پیش کرتا ہوں۔ میری مراد اس سے امرتسر کے اخبار "وکیل" کے ایڈیٹر مولانا

عبداللہ العادی سے ہے۔ وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات پر اپنے خیالات کا یوں اظہار کرتے ہیں۔

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا نظم و نظم تھا اور زبان جادو۔ وہ جو داعی عجمانی کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر تیز آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار اٹھے ہوئے تھے۔ اور جس کی وہ مٹھیاں علی کی دو بیڑیاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے یقین برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شوق قیامت ہو کر فتنگان خواہی تھی کو بیدار کرتا رہا۔ . . . . .

. . . . . دنیائے اٹھ لیا . . . . . ایسے شخص جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو رہا ہے۔ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازشیں فرزند ان تاریخ ہست کہ منظر عالم پر آتے ہیں۔ اور جب آتے ہیں۔ تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر کے دکھاتے ہیں۔ . . . . . آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہوگا۔

راخبار دیکھل امرتسر ۱۹۰۸ء بلاشبہ آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے زمانہ کی کیا پلٹنے کے لئے مبعوث ہوئے اور آپ کے ذریعہ سے ایک عالمی انقلاب آیا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے خود فرمایا:-

"خدا نے ارادہ کیا کہ وہ نبی نہیں اور نیا آسمان بنا دے وہ کیا ہے نیا آسمان؟ اور کیا ہے نئی زمین؟ نئی زمین وہ پاک دل ہے جن کو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے جو خدا سے ظاہر ہوئے۔ اور خدا ان سے ظاہر ہوگا۔ اور نیا آسمان وہ نشان ہے جو اس کے بندے کے ہاتھ سے اس کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہیں۔"

(کشمی نوح بک خوردا) اگرچہ اس نظام کو تعمیر اس وقت اپنی ابتدائی حالت میں ہے۔ لیکن دو رہیں لگا ہوں۔ ایک یہ کہ میں۔ اور خالق نیک ہیں اس سے بے زبرد ہیں۔ آپ کے منہری کارنامے بہر حال آپ دنیا میں آئے اور بہت بڑے کام کر گئے۔ آپ کی عیسائیت کا ایک بڑا بڑا

منہری کارناموں سے روشنی ہے۔ اور اس میں سے چند موٹے موٹے شواہد کارناموں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

## ۱) سب سے پہلے نمبر پر آپ شاذ کارنامہ

مخلوق خدا کا تعلق اس کے حقیقی خالق و مالک سے پیدا کرنے کا ہے۔ یعنی وہ دنیا جو اپنے پیدا کنندہ کو قطعی طور پر نبھلا رکھی تھی۔ آپ نے اس زندہ خدا کا ثبوت زندہ نشانات و معجزات دکھا کر دیا۔ اور اس رنگ میں اس کی سستی کو دنیا کے سامنے مستعار کیا۔ کہ سفیدی کے عجز کرتے وہ انسان قابل ہونے بغیر نہیں سکتا چنانچہ آپ نے اپنی بعثت کی غرض بیان کرتے ہوئے اس بات کو بالوضاحت ذکر فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں۔

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے امور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کہ ورت و اقدار ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ اور سچی مٹی کے اظہار کے لئے مذہبی لوگوں کا فائدہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں۔ ان کو ظاہر کروں۔ اور وہ رومانیہ جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب چکی ہے اس کا نور دکھائوں۔ اور خدائی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یاد خدا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ مخفی قال کے ذریعہ سے ان کی طبیعت بیان کروں۔ اور سب سے زیادہ بیکر وہ خالص اور چمکتی ہوئی توجہ جو اس قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودہ لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا۔ بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔"

(تیسرا سلام لاہور ص ۳۴) انبیاء ربانی کے زمانہ کی طرح حضرت مسیح موعود بانی اسلام علیہ السلام جس زمانہ میں مبعوث ہوئے۔ اس وقت بھی خدا تعالیٰ دنیا کی نظروں سے مخفی ہو چکا تھا اور ایسا مخفی کہ لوگوں کا حقیقی تعلق اس سے بالکل نہ رہا تھا۔ خالق اور ملک کی حقیقت کا کوئی ثبوت نہ تھا۔ بلکہ یہ صرف کتابوں میں لکھا گیا تھا۔ کہ خدا ہر ایک چیز کا خالق و مالک ہے۔ ایسے زمانہ میں



حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے خدا تعالیٰ کے ذکر کو اس کی کامل صفات کے ذریعہ قائم کیا اور تازہ نشانات و معجزات کے ذریعہ اس کی صفات کو ثابت کیا۔

(۲)

مذہبی مباحثات کے لئے بدھنہری اصول

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام اس زمانہ کے لئے اس رسالتی پیغام لے اور آپ نے اس لئے قیام میں وہ بے مثال ذرائع پیش کئے کہ آج دنیا ان پر کار بند ہو جائے تو آئے دن کی رپٹیوں اور فتنہ و فساد سے سبلی نجات مل جائے اور قومی اور ملکی قوت جو بے سود تنازعات میں صرف ہوتی ہے ایک ترقی کی طرف منتقل ہو جائے۔

جس زمانہ میں آپ پیدا ہوئے جلد مذہب کی کشتی اور سخت کشمکش کا زمانہ تھا۔ جس کے نتیجہ میں باہمی فتنہ و فساد کی آگ زیادہ سگتی۔ منافرت اور ایک دوسرے سے بددلی کی خلیج زیادہ وسیع ہوتی اور مذہبی بحث و تمحیص کسی نیک نتیجہ پر نہ پہنچتی۔ اس لئے کہ صحیح طریق اختیار نہ کیا جاتا تھا آپ نے ان بحثوں کا طریق ہی بدل دیا۔ چنانچہ آپ نے بڑے قیمتی اصول وضع فرمائے۔ اور آپ نے اعلان فرمایا کہ مذہب کا بڑا مقصد یہ ہے کہ وہ خدا کے ساتھ ملا رہے۔ سو فروری ہے کہ ہر مذہب شاہدہ کے ذریعہ اپنا ثبوت ہم پہنچائے کہ اس نے ان اصولوں کی ایک باہمت کو جو اس طریق پر ملتی تھی خدا سے ملا دیا۔ اور اس کا قرب حاصل کرا دیا۔ تاکہ تمام فضول بحثوں کا فاتحہ ہو جائے۔ دوسرے یہ کہ ہر مذہب اپنی صداقت کے لئے دعوتے اور دلیل اپنی الہامی کتاب سے پیش کرے۔ وہ ہر شخص اپنے خیالات کو اپنے مذہب کی طرف منسوب کر کے اس پر بحث کر سکتا ہے۔ اور اس طرح کسی صحیح نتیجہ کی امید نہیں کی جاسکتی۔

اس کے ساتھ تیسرے نمبر پر آپ نے یہ اصول بھی پیش کیا کہ دوسرے مذہب پر تنقید کی بجائے ضروری ہے کہ اپنے ہی مذہب کی خوبیاں بیان کی جائیں۔ اور کوئی ایسا احترام نہ کیا جائے جو خود اپنے مذہب پر پڑتا ہے جس کا ایک طرف یہ فائدہ ہی ہوگا کہ سنے والے کو اندازہ کریں گے کہ کونسا مذہب اپنے اندر زیادہ خوبیاں رکھتا ہے۔ تو دوسری نکتہ باہمی مناقشہ کا پیشہ کیلئے سزاوار ہو جائے گا۔ پھر نہ صرف یہ کہ آپ نے یہ اصول بانی بیان فرمائے بلکہ ہمیشہ خود بھی ان اصولوں

کے کار بند رہے۔ اور آج تک آپ کی جامعیت بھی انہیں کی پابندی کرنا اپنا فخر سمجھتی ہے۔ انھوں نے اس جدید علم کلام کے پیش کرنے سے آپ نے مذہبی جھگڑاؤں اور قسم قسم کے فتنہ و فساد کا استعمال کر دیا۔ اور آج آپ کا یہ بیہت بڑا کارنامہ ہے۔ بحاش آج دنیا اس کی حقیقت کو سمجھے!!

(۳)

پیشوا بیان مذاہب کی عزت و احترام کا قیام

تیسرا بہت بڑا کارنامہ جس کے ساتھ اس علم کا قیام والبتہ ہے۔ آپ نے اس صحیح اسلامی نظریہ کو پیش کر کے کیا کہ جس طرح خدا تعالیٰ رب العالمین ہے جو تمام دنیا کو برابر مادی سامان ہم پہنچاتا ہے۔ اسی طرح اس نے اپنے روحانی فیض سے کسی قوم کو بھی بے نصیب نہیں کیا۔ اور یہ بات عقل سلیم کے تحت مخالف ہے کہ خدا تعالیٰ باوجود رب العالمین ہونے کے کسی ایک قوم کو ہدایت کے لئے بھی لے اور باقی سب کو چھوڑ دے۔ بلکہ ہر خطہ زمین میں خدا تعالیٰ نے اپنے روحانی فیض کو سمجھوتہ کیا جو اس کے منور چہرہ کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہے ہیں۔ آپ نے قرآنی آیت ان من امة الاصلاح فیہا نذیر کو پیش کرتے ہوئے جملہ پیشوا بیان مذاہب شہ عزت و احترام کو نہایت محکم طریق پر قائم کر دیا۔ آپ نے اپنے آخری لیکچر میں فرمایا:-

"خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو اس آیت سے شروع کیا کہ الحمد للہ رب العالمین اور چاہا اس نے قرآن شریف میں صاف صاف بتلادیا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہتے ہیں بلکہ خدا نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہیں کیا۔ اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں بتلایا گیا ہے کہ نبیہا کہ خدا نے ایک ملک کے باشندوں کے لئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے۔ ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیض کیا ہے۔ جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے

وان من امة الاصلاح فیہا

نذیر کہ کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا۔" (پیغام صلح صفحہ ۶۵)

اسی کے شہزادے نے آج سے چوالیس سال پیش اپنے ملک کے حالات کا گہرا مطالعہ کیا اور بتایا کہ ہمارے ملک میں تمام مذہبی جھگڑے محض اس وجہ سے رونما ہوتے ہیں کہ ایک مذہب کا پیرو دوسرے کے پیشوا یا ان کو عزت و احترام کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ پس ایسے موقع پر پہلے تو آپ نے جلد مذاہب کے متعلق اصولی طور پر فرمایا:-

"خدا تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ دنیا میں جس قدر مذہب کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں۔ اور ایک قصہ دنیا پر محیط ہو گئے ہیں، اور ایک عمر پائ گئے ہیں۔ اور ایک زمانہ ان پر گزر گیا ہے ان میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کی رو سے چھوڑا نہیں۔ اور انہوں میں سے کوئی نبی چھوڑا ہے۔" (تحفہ قیصریہ صفحہ ۱۰)

پھر خصوصیت سے ملک ہند میں بنے والی دو بڑی قوموں کے درمیان قریبی تعلق کو ان الفاظ میں بیان کیا:-

"ہندو اور مسلمان اس ملک میں دو ایسی قومیں ہیں کہ یہ ایک خیال محال ہے کہ کسی وقت مثلاً ہندو جمع ہو کر مسلمانوں کو اس ملک سے باہر نکال دیں گے یا مسلمان انھیں ہندوؤں کو جلا وطن کر دیں گے مگر اب تو ہندو مسلمانوں کا باہم چولی دامن کا ساتھ ہو رہا ہے۔ اگر ایک پر کوئی تباہی آئے تو دوسرا بھی اس میں شریک ہو جائے گا۔ اور اگر ایک قوم دوسری قوم کو بعض اپنے نفسانی تکبر اور مشحنت سے حقیر کرنا چاہے گی۔ تو وہ بھی داغ عقادت سے نہیں بچے گی۔ اور کوئی ان میں سے اپنے پروردگار کی مدد سے قاصر رہے گا۔ تو اس کا نقصان وہ آپ بھی اٹھائے گا۔ جو شخص تم دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے۔ اس کی اس شخص کی مثال ہے کہ جو ایک زمانہ پر بیٹھ کر اسی کو کھٹتا ہے۔ آپ لوگ بھلا تعالیٰ تعلیم یافتہ بھی ہو گئے۔ اب کینوں کو چھوڑ کر محبت میں ترقی کرنا چاہئے۔ اور بے تہری

کو چھوڑ کر ہمدردی اختیار کرنا آپ کی عقلندی کے مناسب حل ہے۔"

پیغام صلح صفحہ ۶۵

پھر تمام مذہبی بزرگوں اور پیشواؤں کی عزت و احترام کرنے کے لئے اپنی جامعیت کا مساندہ واضح نظریہ اس طرح بیان فرماتے ہیں:-

"ہم لوگ دوسری قوموں کے نبیوں کی نسبت ہرگز بدذہبی نہیں کرتے۔ بلکہ ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جس قدر دنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں۔ اور کردار ہا لوگوں نے ان کو مان لیا ہے۔ اور دنیا کے کسی ایک حصہ میں ان کی محبت اور عظمت جان کر میں ہو گئی ہے۔ اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گزر گیا ہے تو بس یہی ایک دلیل ان کی سچائی کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے۔ تو یہ قبو لیت کر دہا لوگوں کے دلوں میں نہ پھلتی خدا اپنے مقبول بندوں کی عزت دوسروں کو سرگرم نہیں دیتا۔ اور اگر ان کی کاذب اس کی کرسی پر بیٹھنا چاہے تو جلد تباہ ہوتا اور ہلاک کیا جاتا ہے۔"

پیغام صلح صفحہ ۶۵

پھر عملی طور پر آپ نے اپنی ممتد و تقاریر اور کتب میں ہندوؤں کے بزرگان کو قریبی کلمات سے یاد کیا۔ چنانچہ فرمایا:-

"راجا کرشن جیہا کہ میرے پرستار کیوں درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی۔ وہ اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا۔ وہ نہ اکی طرف سے فخر مند اور بااقتدار تھا۔ جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ وہ اپنے زمانہ کا حقیقت بنی تھا۔ وہ خدا کی محبت سے پُر تھا۔ اور نیکی سے دوستی اور شرک سے دشمنی رکھتا تھا۔" (لیکچر یا لکچر صفحہ ۶۵)

اسی طرح حضرت بابا نانک رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق فرمایا:-

"ایسا ہی اس آخری زمانہ میں ہندو ناصحوں کی قوم میں سے بابا نانک صاحب ہیں۔ جس کی بزرگی کی خبر سے اس تمام ملک میں زبان زد عام ہے اور جن کی پیروی کرنے والی اس ملک میں وہ قوم ہے جو سکھ کہلاتے ہیں جو میں (بابا نانک) تمام ملک میں



# تعلیم و تربیت

صدر انجمن احمدیہ خادیاں میں صیغہ تعلیم و تربیت لکھا ہے۔ اس کا مفہوم اور منشاء کیا ہے نظارت تعلیم و تربیت اور سکریٹریاں تعلیم و تربیت کے ذرائع کیا ہیں جماعت کی آگاہی کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سابق ناظر تعلیم و تربیت کا ایک جامع مضمون مطبوعہ ۱۹۳۶ء ہدیہ ناظرین اخبار بدرد سکریٹریاں تعلیم و تربیت ہے۔ امید ہے کہ افراد ادارہ کاران جماعت پائے احمدیہ ہندوستان اس سے استفادہ کرتے ہوئے تعلیم و تربیت کی طرف عملی قدم اٹھائیں گے۔ بالخصوص اس مضمون کی تمہید پیش فرمیتے ہیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت خادیاں)۔

حضرت مددع و بنداً بطور تمہید ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

"جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ میںنا حضرت امیر المومنین فلیفینہ المیج الشافی ابده اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت اور نگرانی کے ماتحت سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سرکاری نظام مختلف صیغہ جات کی صورت میں لیتیم شدہ ہے۔ ان صیغہ جات میں ایک صیغہ نظارت تعلیم و تربیت ہے جس کے پرچم سلسلہ کی حمد درنگاموں اور تعلیمی اداروں کی نگرانی ہے۔ بلکہ جماعت کی اخلاقی اور دینی تربیت بھی اسی صیغہ کے پرچم ہے۔ اس مرکزی صیغہ کی ہدایات کے ماتحت جملہ مقامی جماعتوں میں سکریٹریاں تعلیم و تربیت مقرر ہوتے ہیں۔ جو اپنی اپنی جماعت کے ایسے یا ایسی شخصوں کی نگرانی میں اپنے اپنے معلقوں میں اسی قسم کے ذرائع سرانجام دیتے ہیں۔ جو نظارت تعلیم و تربیت پر ساری جماعت کے متعلق مامد ہونے ہیں۔ گویا ناظر تعلیم و تربیت اور مقامی سکریٹریاں تعلیم و تربیت کا کام اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک ہی ہے۔ صرف حلقہ کار کا فرق ہے یعنی جہاں ناظر تعلیم و تربیت کا حلقہ کار ساری جماعت تک وسیع ہے خواہ وہ مرکزی سلسلہ میں ہو یا باہر۔ وہاں مقامی عہدہ داروں کا کام اس مخصوص مقامی جماعت محدود ہوتا ہے۔ جن کے ساتھ اس کا تعلق ہو۔ خواہ وہ کسی گاؤں یا قصبہ یا شہر کی جماعت ہو یا کسی ضلع یا صوبہ یا ملک کا۔ چونکہ ہر جگہ کا مقامی نظام مرکزی نظام کے ماتحت ہے اس لئے مرکزی عہدہ داران کے ذرائع میں یہ بات بھی داخل ہے کہ وہ مقامی عہدہ داران کو ان کے کام کے متعلق مناسب ہدایات جاری کرتے رہیں۔

اس نازک اور اہم ذمہ داری کے ماتحت باوجود اس احساس اور یقین کے کہ میں خود اپنی بہت سی کمزوریوں اور قیامیوں کی وجہ سے تربیت اور اصلاح کا از حد محتاج ہوں۔ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھ دی ہے۔ مقامی عہدہ داروں کے

لئے جماعت کی تعلیم و تربیت کے متعلق بعض اصولی ہدایات تحریر کر کے ایک مختصر رسالہ کی صورت میں جمع کر دوں تاکہ ہمارے سکریٹریاں تعلیم و تربیت اور دیگر مقامی عہدہ دار صاحبان ان ہدایات کو مدنظر رکھ کر ان سے ناڈہ حاصل کر سکیں۔

وما تو فیقی الا باللہ۔

سب سے پہلے میں تعلیم و تربیت کے کام کی اہمیت کے متعلق کچھ لکھنا چاہتا ہوں اگر سلسلہ رسالت پر نظر ڈالی جائے۔ تو ہر شخص جو محسوس کرے گا۔ کہ ایک روحانی مصلح دما مور کی بخت کی اصل غرض و غایت دو باتوں میں محصور ہوتی ہے

اول۔ دعوت و تبلیغ یعنی خدائی منشائی کی طرف لوگوں کو بلانا اور ان تک فدائی پیغام کو پہنچانا۔

دوسرے۔ تعلیم و تربیت یعنی جو لوگ اس دعوت و تبلیغ کے نتیجہ میں حق کو قبول کریں ان کو ایمانی اور اعتقادی اور عملی لحاظ سے اس رستہ پر قائم کر دینا جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لحاظ سے بہتر ہے۔ راستہ ہے۔ اور یہ وہ دو باتیں ہیں جو ہر مامور مدرسہ کی بعثت کی علت غائی ہیں۔ ان کے علاوہ باقی ساری باتیں محض ضمنی اور زائد حیثیت رکھتی ہیں۔ جو خود کس قدر بھی ضروری اور اہم ہوں مگر وہ بخت مامورین کی بنیاد نہیں سمجھی جاسکتیں۔ اور ان دو باتوں کے متعلق بھی غور کیا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے مؤخر الذکر غرض و غایت یعنی تعلیم و تربیت ہی انبیاء کی بعثت کی اصل غرض ہے۔ اور مقدم الذکر غرض یعنی دعوت و تبلیغ اس غرض کے لئے بطور تیاری کے ہے یعنی چونکہ الہی منشاء یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کو ایک فائل تسلیم و تربیت کے مقام پر قائم کیا جائے۔ اس لئے اس منشاء کے حصول کے واسطے ایک جماعت کا قیام اور لوگوں کو اس جماعت میں داخل ہونے کی دعوت دینے کا طریق اختیار کیا جاتا ہے۔ ورنہ محض دعوت دینا اصل غرض نہیں ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کو اس بات سے سرکار نہیں کہ ایک فائل نام پانے والی

جماعت قائم ہو جائے۔ بلکہ منشاء یہ ہوتا ہے۔ کہ ایمانی اور عملی لحاظ سے لوگوں کی زندگیوں میں اللہ کی رستہ پر قائم ہو جائیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ ایک نبی کی بعثت کی غرض و غایت صرف تعلیم و تربیت ہوتی ہے۔ اور باقی کام یا تو اس کام کی تیاری کے طور پر ہیں۔ اور یا اس سے ادنیٰ ادا دوسرے عنصر پر ہیں۔

میں نے اپنے اس نقطہ نظر کو مجلس مشاورت ۱۹۳۴ء کی رپورٹ میں زیادہ وضاحت اور تعین کے ساتھ بیان کیا ہے۔ جس کا ضروری اقتباس اس جگہ دوستوں کی یاد دہانی کے لئے درج کرتا ہوں۔

"نظارت تعلیم و تربیت کا کام جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے جماعت احمدیہ کے شعبہ تعلیم و تربیت کے ساتھ کسی قسم کا بلا واسطہ تعلق رکھتا ہوا وہ اس نظارت کے حلقہ کار میں داخل ہے۔ اور اس نظارت کا فرض ہے کہ اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق اس کی طرف کام حقاً تو لے کرے۔ پس نظارت ہذا کا کام ایک نہایت وسیع اور کثیر التعداد مختلف شعبوں کے ساتھ تعلق رکھنے والا ہے بلکہ حق یہ ہے کہ جماعت کے متعلق جتنے بھی مختلف کام ہیں وہ دراصل نظارت تعلیم و تربیت کی شاخیں ہیں۔ اور گو سہولت اور تعین کار کے لئے ان کے واسطے آگے آگے نظائر میں مقرر ہیں۔ مگر نظارت کو بھی اپنے فرض منصبی کو ملحوظ رکھتے ہوئے انکی طرف توجہ دینی چاہیے۔ مثلاً نظارت دعوت و تبلیغ ایک مستقل نظارت ہے۔ لیکن نظارت تعلیم و تربیت اپنی ذمہ داری میں یقیناً کوتاہی کرنے والی ٹھہرے گی۔ اگر اس کی طرف سے خاص اہتمام کے ساتھ یہ کوشش جاری نہ رہے، کہ جماعت کے افراد کے اندر اپنی تبلیغی ذمہ داریوں کے پورا کرنے کی اہمیت پیدا ہو اور جماعت ترقی کرے۔ اسی طرح جماعت کے محاصل کے انتظام کے لئے نظارت بیت المال مقرر ہے۔ لیکن اگر جماعت کے افراد چندوں وغیرہ کی ادائیگی میں شستگی دکھائیں تو یقیناً نظارت تعلیم و تربیت کو بھی بھروسہ رسدی اس سستی کے لئے جو ایدہ ہونا پڑے گا۔ کیونکہ نظارت ہذا کے ذرائع میں یہ بھی داخل ہے کہ جماعت کے افراد سلسلہ کے لئے مالی قربانی کرنے کی روح میں ترقی کریں۔ اسی طرح دوسرے نظارتوں کا حال ہے اس لحاظ سے میں یہ کہہ سکتا ہوں، نظارت تعلیم و تربیت کے کاموں کا حلقہ باقی سب نظارتوں سے زیادہ وسیع ہے۔ اور نیز اس نظارت کے کام کے مختلف شعبے اپنی شمار میں بھی دوسروں سے زیادہ کثیر التعداد ہیں حلقہ کار کی وسعت کے علاوہ نظارت ہذا کا کام اپنی اہمیت اور اثرات کے لحاظ سے بھی دوسرے تمام

کاموں سے بڑھ چکا ہوا ہے۔ جماعت کے لوگوں اور لڑکیوں، مردوں اور عورتوں کی خاطر خواہ مطابق ضرورت زمانہ دینی تعلیم کا انتظام کرنے کے علاوہ نظارت ہذا کا یہ فرض ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کی دینی و دنیاوی علمی و عملی، اخلاقی و روحانی تربیت کا ایسے طور پر انتظام کرے جس سے جماعت کے افراد ہر رنگ میں اس اعلیٰ نونہر پر قائم ہو جائیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے والا ہو۔

نظارت تعلیم و تربیت کی غرض و غایت کے بعد یہی رائے میں ہر دانا شخص اس بات کو تسلیم کر لگا۔ نظام سلسلہ کے جملہ کاموں میں سے اگر کوئی کام باہدات مفسود ہے۔ تو وہ صرف نظارت تعلیم و تربیت کا کام ہے، اور باقی سارے کام اسکے لئے بطور ایک زینہ اور واسطہ کے ہیں۔ ہم کہیں غیر احمدیوں کو جماعت میں داخل ہونے کی دعوت دیتے ہیں، ہم کیا صرف اس لئے کہ ہمارے تعداد زیادہ ہو جائے، ہمیں بلکہ اسلئے کہ ان لوگوں کو سلسلہ میں داخل کر کے تعلیم و تربیت کے اس اعلیٰ و ارفع مقام پر قائم کیا جاوے۔ جس کے متعلق باری تعالیٰ کا منشاء ہے کہ لوگ اس پر قائم ہوں ہم کہیں احمدیوں سے چندہ مانگتے ہیں، کیا اس لئے کہ ہمارا فرائض پورا رہے اور ہم مالدار کھدائیں، ہمیں بلکہ اس لئے کہ ہم اس روپے کے ذریعہ سے جماعت کے موجودہ افراد اور آئندہ داخل ہونے والے افراد کی بالواسطہ یا بلاواسطہ تعلیم و تربیت کا انتظام کر سکیں، عمل ہذا القیاس میں جس طرح انسانی جسم میں دل کی حیثیت ہے۔ جسکے زندہ رکھنے کیلئے سارے اعضا کام میں لگے ہوتے ہیں۔ جسکے زندہ رہنے سے سارے اعضا، کہ زندگی قائم رہ سکتی ہے، اسی طرح سلسلہ کے کاموں میں سے تعلیم و تربیت کا کام ہے جسکی خاطر باقی سارے کام جاری ہیں۔ اور جس کے اچھا یا بڑا ہونے کا بڑی حد تک دار و مدار ہے۔ مثلاً نظارت دعوت و تبلیغ دن رات اس کام میں لگی ہوئی ہے کہ نظارت تعلیم و تربیت کے کام کا میدان پیدا کرے۔ اور دوسری طرف دعوت و تبلیغ کا کام ہرگز خاطر خواہ صورت میں چل نہیں سکتا۔ جب تک کہ اسکے رشتہ ریشہ میں نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے ہر وقت زندگی کا تازہ خون نہ پہنچتا رہے۔ و قسمی علیٰ اذالک اسی طرح نظارت تعلیم و تربیت کا کام اپنی گہرائی میں بھی ایک امتیاز رکھتا ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق نفوس کی علمی و ذہنی ترقی اور اخلاق و عادات کی درستی اور روحانیت کے قیام اور اسکی بسبب ہی کیا سکتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ باتیں گہری اور مستقل اور باضابطہ سامعی کو چاہتی ہیں اسکے علاوہ نظارت ہذا کا کام صرف موجودہ نسل کی حفاظت و ترقی تک ہی محدود نہیں، بلکہ آئندہ نسلوں کی خاطر خواہ حفاظت و ترقی کا انتظام کرنا بھی اس نظارت کا کام ہے۔ (باقی صفحہ کالم تک)



# افکار و اسراء

مذہب میں سماچار و زبان کجائی مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۵۷ء میں سورت کے ایک بہت بڑے دہرہ سماچار مہمانی اسماعیل کا ایک مضمون پاکستان کی موجودہ ایجنٹس کے بارے میں شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:-

## پاکستان میں بڑیدوں کا خروج

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بے رحمی رکھنا مندرجہ بالا شعر مرحوم سر شیخ محمد اقبال ایم۔ اے کا ہے۔ اس میں ایک بڑی حکمت پوشیدہ ہے جو تشریح کی محتاج ہے۔ اسلام کی یہ تعلیم ہے اردنیا کے دوسرے مذہبوں کا بھی یہی قانون ہے۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ مفضل خاندان کے اکبر بادشاہ اور ملکہ کٹرہیہ کے زمانہ میں مسلمانوں اور دوسری قوموں میں اتحاد اور اخوت تھی۔

حال میں ہی چند دنوں سے پاکستان میں احمدیہ جماعت کے خلاف ایک ایسی مٹی مٹی جاری ہے۔ اس کے پیچھے بڑی خطرناک باتیں ہیں۔ اب ایک سوال پیدا ہو گیا ہے۔

کہ احمدیہ جماعت پاکستان میں کس طرح اور کہاں ہے؟ جہاں تک معلوم ہوا ہے۔ وہ یہ ہے کہ احمدیہ جماعت لاہور اور اس کے علاقہ سے ہجرت کرنے اور بہت سے نو بھارت میں آکر رہنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو اس میں پاکستان کی بدنامی ہے۔ اگر آج احمدیہ جماعت کو پریشان کیا جا رہا ہے۔ تو کل دوسری اقلیت والی جماعتوں مثلاً خود۔ دہرہ۔ پارسی۔

یہودی۔ ہندو اور عیسائی جماعتوں کو پریشان کرنا شروع کر دیں۔ اس میں اب کوئی شک کی گئی نہیں۔ اس طرح احمدیہ جماعت اور دوسری چھوٹی قوموں کا پاکستان میں نہ ہونے اور دوسری محفوظ نہیں رہ سکتا۔

حکومت پاکستان کو اب احمدیہ جماعت کے مخالفوں کو بڑے بھولنا چاہیے۔ پاکستان اسلام کے اصول پر بنا تھا۔ اب جو پاکستان میں ایسا ہوگا۔ تو اسلام کی تعلیم سے خلاف ہوگا۔

مرحوم جناب جناح صاحب نے جب پاکستان لیا۔ تو فرمایا تھا۔ کہ پاکستان صرف مسلمانوں کے لئے نہیں۔ بلکہ ہر وہ قوم جو اقلیت میں ہوگی اور پاکستان میں رہے گی۔ ان کی جان۔ مال اور مذہب کی پوری پوری حفاظت کے پاکستان سرکار تیار رہے گی۔ پاکستان کے بنانے والے جناب صاحب بھی فرزند نبی کے قائل تھے۔

مگر اب احمدیہ جماعت کے خلاف ایجنٹس کرنے والے ملاں بانی پاکستان کے الفاظ کو بھول گئے ہیں اب اندیشہ ہے کہ آئندہ خود۔ دہرہ وغیرہ اقلیت والی قومیں بھی اپنے مذہبی اصولوں اور مذہبی رسوم و رواج کو پورا کرنے کے لئے مخالفت درو کاٹ نہ پائیں۔

جیسا کہ احمدیہ جماعت پر مسیبت آئی ہے۔ ان ملاں کی وجہ سے اقلیت والی جماعتوں کو پریشانی اور گھبراہٹ ہو گئی ہے۔ اور وہ اپنے بارے میں سوچ رہے ہیں۔ چونکہ یہ لوگ لاکھوں روپے کی تجارت پاکستان میں کر رہے ہیں۔ اگر کہیں ان کی مذہبی رسومات میں کوئی رکاوٹ پیدا کی گئی۔ تو وہ اپنا نقصان کر بھی دوسرے ملک میں ہار لینے کی فکر کریں گے۔

حکومت پاکستان اب احمدیہ جماعت کے خلاف ایجنٹس کو سختی سے دبا رہی ہے۔ اور امید ہے کہ وہ دبائے گی اور یہ اچھا کام ہے۔ جناب نضر اللہ صاحب نے پاکستان اور پاکستانیوں کے واسطے ہی اس اور دوسرے بہت بڑی قربانی دی ہے جس کے بدلے میں پاکستانیوں کے خلاف فرقہ بندی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اور نضر اللہ صاحب کی جماعت کے خلاف پاکستان میں ایسی مٹی مٹی جاری ہے۔

سوال یہ ہے کہ جب جماعت احمدیہ کے خلاف ایسا ہو رہا ہے تو اب ہم کو دوسری اقلیت والی قوموں کے متعلق بھی سوچنا چاہیے۔ پاکستان کے مولوی اور ملاں جو اب کر رہے ہیں تو اس بارے میں ان کے پاس خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی خاص حکم نہیں آیا۔ کہ اقلیت والی قوموں کو ستاؤ اور پریشان کر دو۔ ان کے بھائیوں اور بہنوں کو لگھوڑوں میں سے نکال کر ذبح کر دو۔ اور دکانوں میں گھس کر جس طرح چاہے لوٹ چلاؤ۔ اور عورتوں پر بیسیا چاہے ظلم کر دو۔ ایسا حکم تو اسلام کا نہیں۔

اسے مولوی ابوالقاسم انصاف کا مالک ہے اور بلاشبہ یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ خدا اس کا بدلہ لے گا۔ اور پاپ کا گھرا ایک دن ٹوٹے گا۔ اور اس کی سزا ملے گی۔ اور اللہ کے کام میں کسی کو دخل اندازی کا حق نہیں۔ اس لئے اسے پاکستانی مولویوں اور فنڈ والیوں اس غلط خدا اور بڑی طریقوں کو چھوڑ دو۔

آج ہندوستان میں مسلمان اپنی مذہبی رسوم کو آزادی سے انجام دے رہے ہیں۔ اور بھارت میں مسلمانوں کو پوری پوری آزادی ہے۔ پاکستان میں بھی ایسی ہی آزادی ہونی چاہیے۔

صاحب صاحب داری صاحبہ کی مغفرت اور بندگی درجات کے لئے دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں عزت و رحمت کرے۔ اور اپنی جو رحمت میں بکرا عطا فرمادے۔ آمین ثم آمین۔ فقط خاک ر

شیخ مسعود احمد درویش مدینہ المنیہ صاحبہ

# انتقال پر ملال

ملا نے والا ہے سبک پیارا اسی پہ لے لے تو جان اگر خاکسار کی دادی بکرہ محترمہ شاہ بی بی صاحبہ امیر میاں شیخ نذیر احمد صاحب جن کی عمر اندازاً پچاسی چھبیس سال تھی۔ مورخہ ۲ مارچ ۱۹۵۷ء بروز پیر ۶ بجے شام قصبہ میراں پور کٹرہہ ضلع شاہجہان پور (یو۔ پی) میں اپنے حقیقی مولا سے جا ملیں۔ اور وہیں دفن ہوئیں۔ مرحوم نے مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۱ء کو بذریعہ خط سیدنا

سنت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کی تھی ملائیں احمدیت خاکسار سے سنی تھی مورخہ ۲ مارچ ۱۹۵۷ء بروز منگل کو میرے والد محترم محترم میاں شیخ محمود احمد صاحب احمدی کی امامت میں کرم ادا حسین صاحب احمدی کرم ادا خان صاحب احمدی اور میرے ماموں کرم محترم احمد حسین صاحب میرے چچا کرم محترم الطاف حسین صاحب جعفر احمدی ہیں۔ کل پانچ آدمیوں نے جنازہ کی نماز ادا کی۔ اور قادیان میں مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۵۷ء بروز جمعہ نماز جنازہ غائب بعد نماز جمعہ کرم محترم مولوی محمد حنیف صاحب فاضل نے پڑھائی میرے والد صاحب وہاں پر ایلے احمدی ہیں مگر مندرجہ بالا میرے دو دیگر ہمیشہ رشتہ دار تحصیل تھلہر جو وہاں سے سات میل ہے) سے آئے۔

ان کو مخالفین نے بہت روکا کہ تم جنازہ میں شریک نہ ہو۔ مگر انہوں نے یہ کہا کہ ہم سات میل سے اسی طرف سے لے آئے ہیں۔ ضرور شامل ہوں گے اور وہ شامل ہوئے۔ اس بات پر مخالفین مان سے سخت ناراض ہوئے۔

میرے والد صاحب ایک غسل دینے والی عورت کو بلا کر لائے۔ تو اس کو مخالفین نے دبا لے گئے۔ اس وجہ سے میری والدہ صاحبہ نے دادی صاحبہ کو غسل دیا۔ بڑھو دے حالوں کو بھی مخالفین نے ہٹا دیا۔ اور وہ کام چھوڑ کر چلے گئے۔ جنازہ میں شرکت کرنے والے پانچ اصحاب جنازہ کے کوئے قبرستان گئے۔ پہلے قبر کو جو باقی رہ گئی تھی۔ ٹھیک کیا۔ اس وقت بندہ میں مخالف آدمیوں کا گردہ قبر پر آگیا۔ اور ان میں سے کسی نے کہا کہ "ہمارے باپ کی قبر کھود ڈالی دوسری جگہ کھودیں یہاں نہیں دفن ہوتے دوں گا" اور کسی نے کہا کہ "تمہارا دعویٰ اچھوں کا جہاں قبرستان ہو وہاں لے جاؤ" یہ لوگ کسی حکیم کے ماتحت آئے تھے جب میرے والد

صاحب نے دیکھا کہ وہ لوگ مادہ فساد ہیں۔ تو پولیس چوک گئے۔ وہاں کے میڈیکل انسپل جو مسلمان ہیں مل گئے۔ انہوں نے میرے والد صاحب سے پوچھا کہ کیسے آئے۔ تو میرے والد صاحب نے کل واقعہ سنایا اس پر انہوں نے کہا کہ اچھا پلو میں چلنا چوں۔ چنانچہ وہ آئے۔ انہوں نے آتے ہی کہا کہ کون ہے جو قبر کو روکتا ہے۔ اور حوض نہیں ہونے دیتا وہ میرے سلسلے آئے وہ میرے سامنے آئے اور میرے ساتھ چل کر تھکے دار سب الپہر لگے سامنے بیان دے تاکہ ایک مشاں قائم ہو جائے۔ کہ ایک مسلم لاش کو مسلمان ہی روک رہے ہیں۔ تب سب مخالفین ادھر ادھر جانے لگے۔ تو انہوں نے کہا کہ تم کو شرم بھی نہیں آتی کہ جا رہے ہو۔ نہیں مٹی دے کر جانا چاہیے۔ وہ لوگ بھڑکے۔ اور پھر قبر پر مٹی ڈالی۔ خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا فضل ہے کہ جو لوگ مخالفت کرنے آئے تھے۔ انہیں کو خدا تعالیٰ نے پھر سیدھا راستہ دکھایا۔

میں احمدیت کی صداقت کا ایک نشان ہے) اس کے بعد پھر مجددار صاحب نے مخالفین کو مخاطب کر کے کہا کہ گھبراؤ نہیں وہ وقت آنے والا ہے کہ اب ان کو روکنے سے تم کو بھی روکا جائے گا۔ اس پر اس گردہ کے سرخڑنے کہا کہ ہم لوگوں کو امام صاحب مانع سجدے بھیجا ہے مجددار صاحب نے کہا کہ ان کو بلا کر لاؤ۔ وہ خود کیوں نہیں آئے۔ اور جو مسلمان سو کھلتے جڑا کھیلے۔ اور شراب پیئے نیز چوری بھی کرتے ہیں۔ ان سے امام صاحب کچھ نہیں کہتے۔ اور ان کو تنگ کرتے ہیں۔

ان کو تنگ کرتے ہیں۔

تعلیم اور تربیت بقید صلہ پس میں اصحاب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ نظارت ہذا کی اہمیت کو پورے طور پر سمجھنے کی کوشش کریں اور پھر اس اہمیت کے مناسب حال اس کام کی طرف توجہ دے کہ کارکنوں کے درد نگاہوں۔ اور اپنی دعاؤں میں بھی اس نظارت کے کام کو خاص طور پر یاد رکھیں کیونکہ یہ کام نظام سلسلہ کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اور دراصل یہی وہ کام ہے جس کے لئے حضرت مسیح موعود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے۔ اور جس کا بوجھ حلیفہ وقت کی ہدایت و نگرانی کے ماتحت اب جماعت کے کندھوں پر ہے۔ وباللہ التوفیق و

ہو المستعان۔ خاک ریز ایشیاء و افریقہ

تعلیم اور تربیت بقید صلہ

پس میں اصحاب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ نظارت ہذا کی اہمیت کو پورے طور پر سمجھنے کی کوشش کریں اور پھر اس اہمیت کے مناسب حال اس کام کی طرف توجہ دے کہ کارکنوں کے درد نگاہوں۔ اور اپنی دعاؤں میں بھی اس نظارت کے کام کو خاص طور پر یاد رکھیں کیونکہ یہ کام نظام سلسلہ کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اور دراصل یہی وہ کام ہے جس کے لئے حضرت مسیح موعود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے۔ اور جس کا بوجھ حلیفہ وقت کی ہدایت و نگرانی کے ماتحت اب جماعت کے کندھوں پر ہے۔ وباللہ التوفیق و

ہو المستعان۔ خاک ریز ایشیاء و افریقہ



# وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظور سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر موصی کو اس سے کسی شے دار کو کسی قسم کا اعتراض ہو تو وہ دفتر سے دریافت کر سکے۔ رجسٹری ہستی منقرہ قادیان

ق ۱۳۱۱۲ منگیزہ بیگم زوجہ منور علی صاحب قوم شیخ عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس باجبر و آراہ آج مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۵۲ء میں منقرہ قادیان ۲۸ اگست ۱۹۵۲ء میں وصیت کرتی ہیں۔ میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ منقولہ جائیداد بصورت زیورات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی منگیزہ ۱۱۳ روپے۔ کانٹے طلائی ایک جوتی ۱۰ ماٹھے ۵ روپے۔ انگوٹھی طلائی چھ ماٹھے ۴ روپے۔ کانٹے طلائی ایک جوتی سوا تولہ ۱۱۳ روپے۔ پازیب نقرئی ایک جوتی ۴ روپے قیمت ۶ روپے کل قیمت زیورات ۴۰۶ روپے اس کے علاوہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں ایک ہزار (۱۰۰۰) روپیہ حق ہر بزمہ فائدہ ہے اس کے علاوہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مندرجہ بالا جائیداد منقولہ بصورت زیورات بحق ہر کے علاوہ ہر وقت وفات اگر میری کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مطابق وصیت ۱۰ روپے میری وصیت کا کوئی حصہ اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں تو میرے دو بیٹوں اس رقم کی میری زندگی میں سے ادائیگی کے پابند ہوں گے۔ فقہاً۔ الامت۔ کبیرہ بیگم زوجہ چوہدری منور علی (دستخط) کبیرہ بیگم

ق ۲۸- گواہ شہ چوہدری بدر الدین صاحب عامل جنرل سکریٹری انجمن احمدیہ قادیان (دستخط) بدر الدین صاحب عامل ۲۸- گواہ شہ چوہدری منور علی ناندھو صاحب (دستخط) فاکس منور علی درویش قادیان

ق ۱۳۱۲۰ منگیزہ فاطمہ زوجہ منور علی صاحب قوم قریشی پیشہ فائزہ دارائی عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس باجبر و آراہ آج بتاریخ ۱۹ نومبر ۱۹۵۲ء میں وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے اسکے علاوہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ بھی اگر میرے مرنے کے وقت کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے علاوہ میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ کرٹے طلائی ۵ تولے چار ماٹھے اندازاً۔ چھم طلائی ۳ تولے ۶ روپے تاجگہ۔ جھکا طلائی جوتی ۲ تولے ۲ روپے۔ درسونی۔ پھول کان طلائی ۸ ماٹھے۔ ٹکس طلائی ۴ تولے ۲ ماٹھے۔ گنگو بند طلائی ۱ تولہ ۲ روپے۔ دھاگہ۔ انگوٹھی چار ہار طلائی ۱ تولہ چھم طلائی ۴ تولے ہاتھوں کے ۱ تولہ اندازاً۔ چھم طلائی چار ہار پاؤں کے ۵ ماٹھے اندازاً۔ پازیب نقرئی جوتی ۳ روپے اس کے علاوہ میرا ہر ڈیڑھ ہزار روپیہ بزمہ فائدہ ہے۔ سو میں ان زیورات و جہر کے علاوہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور آئینہ اگر کسی اور بندا دل مالک ہوں گے دفتر منقرہ کو دیتی رہوں گی۔ الامت (دستخط) نامہ قانون بقلم خود ۱۰- گواہ شہ (دستخط) عبدالرحمن فائدہ موصیہ ۱۰- گواہ شہ (دستخط) سید محمد شریف صدر مجلس العمارۃ منقرہ قادیان ۱۰- ق ۱۳۱۱۳ منگیزہ محمد حسین ولد نور محمد صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس باجبر و آراہ آج بتاریخ ۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد بلفض زندہ ہیں میری اپنی اس وقت تک کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری ناموار آنداس وقت مبلغ ۴ روپے سے جو بصورت تنخواہ صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کرتا ہوں۔ میں اس کے علاوہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ اگر کوئی اور جائیداد پیدا ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپوراز ہستی منقرہ کو دیتا ہوں گا۔ اور اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ اسی طرح میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو اسکے علاوہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر کوئی رقم جمع جائیداد میں جمع کرے اسے اصل جائیداد سے منہا کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (بقلم قریشی محمد ضعیف فائدہ موصیہ ۲۹- عبدالعبد محمد حسین ولد نور محمد احمدی ساکن قادیان (دستخط) محمد حسین ۹- گواہ شہ (دستخط) فیروز دین موصی ۱۶۳ درویش قادیان ۹- گواہ شہ (دستخط) بشیر احمد کالا افغاناں درویش قادیان دارالامان موصی ۱۰۹۹- ق ۱۳۱۱۳ منگیزہ سودا احمد ولد محمود احمد قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۲۴ ساکن قصبہ میراں پور کٹرہ ڈاکخانہ فاس ضلع شہ پور صوبہ لوئی

بقائمی ہوش و حواس باجبر و آراہ آج بتاریخ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) اس وقت میری ہوا آندس مبلغ پچاس روپے ہے۔ اسکے علاوہ میری اور کوئی آمد نہیں۔ (۲) میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اور اگر کوئی جائیداد پیدا ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپوراز کو دیتا ہوں گا۔ اور اسی طرح اپنی آمد کی بھی پیشگی اطلاع بھی مجلس کارپوراز کو دیتا ہوں گا۔ میں اسکے علاوہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ (۳) اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میں اپنی ناموار آند کا ۱/۲ حصہ ماہ ماہ ادا کرتا ہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ العبد شیخ مسعود احمد دلشیح محمود احمد ساکن قصبہ میراں پور کٹرہ ڈاکخانہ فاس ضلع شہ پور حلال درویش قادیان (دستخط) مسعود احمد بقلم خود۔ گواہ شہ بدر الدین عامل ۱۰- گواہ شہ ساکن محلہ دارالبرکات حال درویش قادیان وصیت ۱۰۸۵ (دستخط) بدر الدین عامل ۱۰- گواہ شہ محمود احمد بشر دلچوہدری غلام محمد صاحب موصی ۶۲- دارالمیخ قادیان دارالامان (دستخط) محمود احمد ۲۱- ق ۱۰۲۴ منگیزہ احمد ولد مولوی محمد اسماعیل صاحب قوم راجپوت پیشہ واقف زندگی عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ ساکن قصبہ ناگہ ڈاکخانہ فاس ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس باجبر و آراہ آج بتاریخ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ وظیفہ ۴۰ روپے اس کے علاوہ وصیت کرتا ہوں جو انشاء اللہ ماہ ماہ ادا کرتا ہوں گا اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ فقہاً۔ الامت۔ العبد بشیر احمد موصی ولد محمد اسماعیل صاحب مال قادیان محلہ دارالبرکات دارالواقفین گواہ شہ علی محمد اسماعیل موصی النیکرہ و صاحب گواہ شہ سید منظور احمد شاہ واقف زندگی ۱۰- ق ۱۰۹۲ منگیزہ محمد ولد فضل احمد قوم شیخ پیشہ پرائیویٹ ملازمت ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ ساکن مال دو ڈاکخانہ فاس ضلع پونچھ بقائمی ہوش و حواس باجبر و آراہ آج بتاریخ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے اور میرے دو بھائیوں سمیت محمد صاحب احمدی قادیان و محمد حسین صاحب مال کوٹہ کے درمیان مشترک چوبیس کناں جائیداد ہے جو مال دار ڈاکخانہ فاس پونچھ میں واقع ہے۔ اس وقت اسکی قیمت کا مجھے کوئی اندازہ نہیں۔ نیز ایک مکان جو ایک مرد کا ہے موضع بنگال مسیتی والا کھیل باغ میں واقع ہے اور چوبیس کناں چوبیس کناں مشترک ہے اس کی قیمت ایک سو روپے ہے میں اسکے ۱/۲ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور مزید جو جائیداد وصیت و وفات میری ثابت ہو اسکے ۱/۲ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں۔ بطور درویش یہاں مقیم ہوں۔ آئندہ جب کوئی آمد شروع ہوگی تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی اور اس کی اطلاع میں صدر انجمن کو دیدوں گا۔ دمالوفیقی الابالذی العلی العلیم۔ العبد نور محمد۔ گواہ شہ فاکس منور احمد عارف واقف زندگی مقیم دارالمیخ قادیان ۱۰- گواہ شہ ملک صلاح الدین ایم۔ اے درویش دارالمیخ قادیان ۱۰- ق ۱۱۸۱ منگیزہ نذیر احمد ولد میاں نور احمد قوم احمدی راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دارالامان مسجد فضل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس باجبر و آراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے اور نہ ہی میرا کوئی مستقل ماہوار ذریعہ ہے کیونکہ میں یہاں قادیان دارالامان میں درویشانہ زندگی بسر کرتا ہوں۔ صرف میرے پاس میرے ایک دوست کی سلائی کی مشین ہے جو محض حاجتی طور پر میرے پاس ہے۔ میں اس مشین پر سلائی کا کام کرتا ہوں اور قریباً ماہوار پندرہ روپے تک سلائی آندنی ہوتی ہے۔ میں اپنی اس حاجتی ماہوار آندنی کے علاوہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور میں یہ رقم انشاء اللہ تعالیٰ ماہ ماہ ادا کرتا ہوں گا اس کے بعد مستقل ملازمت یا مستقل کاروبار شروع ہونے پر بھی میں دفتر والوں کی خدمت میں اطلاع کروں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اس کے بعد میں جو جائیداد پیدا ہو تو اس پر بھی یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقہاً۔ الامت۔ العبد نذیر احمد العبد العبد۔ العبد نذیر احمد درویش ۱۸- گواہ شہ فکیم عبدالرحیم محلہ فضل قادیان درویش ۱۰- القدر بدلموی درویش ۱۰- ق ۱۱۸۱ منگیزہ محمود احمد ولد شیخ العبد صاحب قوم کٹرہ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ فاس ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس باجبر و آراہ آج بتاریخ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں کیونکہ میں درویش ہوں اور وقت قادیان میں درویشانہ زندگی بسر کرتا ہوں مجھے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بطور ادا دیا پانچ روپے ماہوار ملے ہیں اس کے علاوہ وصیت کرتا ہوں۔ اسکے بعد بھی جو میری آمد ہوگی اس کا بھی ۱/۲ حصہ ادا کرتا ہوں گا۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر کوئی اور جائیداد میری پیدا ہو تو اس کے ۱/۲ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا ہوں گا۔ (مقوم) ۱۹- العبد محمود احمد درویش ۱۰- ق ۱۱۸۱ منگیزہ شہزادہ شہزادہ عبدالعزیز فائدہ موصی دارالامان دارالمیخ قادیان ۱۰- گواہ شہ مرزا اظہار الدین منور۔ دارالامان



# منتخب خبریں

لکھنؤ - ۱۷ اپریل - سیلی کمیٹی کے فارسٹ ڈریشن میں کئی بار آگ لگ چکی ہے۔ جنگل کو آگ سے بچانے کے لیے ٹیلیفون سسٹم قائم کرنے کی تجویز کی گئی ہے تاکہ آتشزدگی کی صورت میں امداد طلب کی جاسکے۔

گذشتہ دو سال میں دس ہزار ایکڑ جنگل آگ کی نظر بچچا ہے۔

سیکرے - ۱۷ اپریل - سرٹری - ایس جیٹا کشر نے پورہ ڈویژن کے گذشتہ پیر کے روز ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سالہ پلان میں راجستان کے دیہات میں پینے کے پانی کی کمی کو سامنے لے کر کیسوں کو ترجیح دی گئی ہے۔ ان کیسوں کی تکمیل کے بعد دیہاتیوں کو پانی آسانی سے دستیاب ہو سکے گا۔

دہلی - ۱۷ اپریل - وزارت خارجہ کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان کے ان باشندوں کو جو ہندوستان میں ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء سے پہلے یہاں آکر قیام پذیر ہیں اور جن کو ای اور ایف قسم کے ویزا نہیں مل سکتے۔ انہیں ۱۴ جولائی ۱۹۵۳ء سے پہلے پاکستان واپس چلانا چاہیے۔

اگر یہ لوگ پرٹ کے آئے ہیں تو انہیں پرٹ کی مدت ختم ہونے پر ۱۴ جولائی تک واپس ہو جانا چاہیے۔ پرٹ کی مدت زیادہ ہونے کے باوجود وہ ۱۴ جولائی ۱۹۵۳ء کے بعد ہندوستان میں نہیں ٹھہر سکتے۔ اگر پرٹ کی مدت ۱۴ جولائی سے پہلے ختم ہوتی ہے تو وہ تو سب سے ۱۵ جولائی تک ٹھہر سکتے ہیں۔ لیکن ان پرٹوں پر ۱۴ جولائی کے بعد تو سب نہیں دی جاسکتی۔ البتہ یہ لوگ دوبارہ پاکستان میں ہندوستانی منٹوں سے ویزا حاصل کر کے ہندوستان آسکتے ہیں۔

البتہ وہ لوگ جو ای اور ایف قسم کے ویزا حاصل کرنے کے حق دار ہیں وہ ہندوستان کی اس ریاست کی حکومت کو جہاں وہ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ درخواست دے سکتے ہیں انہیں حکومتوں سے قیمت ادا کر کے فزوری فارم حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ہندوستان کی ریاستی حکومتوں کو دیوا جاری کرنے کا اختیار دے دیا گیا ہے

قاہرہ - ۱۷ اپریل - عرب پریس کانگریس کا چار روزہ اجلاس ختم ہو گیا۔ اس مضمون کی ایک قرارداد منظور کی گئی کہ عربی فلسطین کو ایک غصب شدہ علاقہ تصور کرنا چاہیے۔ جس کا اصل مالکوں کو واپس کیا جانا ضروری ہے۔ کانگریس نے فیصلہ کیا کہ سرکش الجزائر اور تیونس میں جو عرب اخبار فزیو، قیدیوں کی - ہائی کے لئے کوشش کی جائے گی۔

پیرس - ۱۷ اپریل - فرانسیسی گورنروں نے

کی ایک پارٹی نے حکومت فرانس سے کوہ ایورسٹ پر چڑھنے کے لئے نیپال میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی تھی۔ حکومت نیپال نے یہ درخواست منظور کر لی ہے۔ آئندہ موسم بہار میں یہ پارٹی نیپال کو روانہ ہو جائے گی۔

لندن - ۱۷ اپریل - سٹرا نیوٹن میوان نے جو مال ہی میں ہندوستان، پاکستان اور برٹ کے دورہ سے یہاں واپس آئے ہیں۔ ایک بیان میں کہا کہ ان اطلاع سے خوش ہوا اور خواہ ناظم الدین نے سٹرا نیوٹن کو کراچی آنے کی دعوت دی ہے۔

مجلسیہ ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے اختلافات صرف اشتراک حال کے احساس سے دور ہوں گے۔ برقی مداخلت خواہ وہ کیسی ہی نیک نیتی سے کی جائے ان کے باہمی صلح نہیں ہو سکتی۔ کراچی میں سٹرا نیوٹن اور سٹرا غلام محمد مل سکیں گے۔ اور یہی دو ممتاز شخصیتیں ایسی ہیں جو ہندوستان اور پاکستان کو قریب تر لاسکتی ہیں۔ پاکستان کو جو نظرات دیریش ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس نے مسلم اقوام سے قریبی ریلو پیدا کرنے کی کوشش کی تو یہ ان کا تاریخی - اقتصادی اور جغرافیائی تعلق سے روگردانی ہوگی۔ جو پاکستان کے برصغیر ہند کے ساتھ ہیں۔ ہم مذہبی بنیاد پر قومی مفاد کو دور نہیں رکھ سکتے۔ بیجا کیسوں کی آواز سے ظاہر ہے۔

کراچی - ۱۷ اپریل - پاکستان کی مجلس امور خارجہ کے سالانہ اجلاس میں سرفہرہ اللہ خاں نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ روس کی تازہ سلسلہ جنباہی سے مغرب اور مشرق کی کشیدگی کم ہو گئی ہے۔ روس کے حکمرانوں میں یہ جرات ہے کہ وہ جو کچھ مناسب سمجھتے ہیں وہی کرتے ہیں۔ روس کی نئی پالیسی سابق پالیسی کے برعکس معلوم ہوتی ہے۔ حالانکہ کل تک پالیسی ان کے لئے وحی آسمانی کی حیثیت رکھتی تھی۔

مدم روادار اور علم کی پوزیشن پر کرتے ہوئے کہا کہ قرآن میں لاکھوں فی الدین موجود ہے۔ جس میں اس کی تفسیر اور تشریح نہ کروں گا۔ آفریں آپ نے کہا کہ انسانیت کو یا تو شاندار عرصہ درپیش ہے یا بدترین تباہی۔

کراچی - مورخہ ۱۷ اپریل - گورنر جنرل پاکستان نے حکمت مرکزی وزارت کو جو جو ناظم الدین کی قیادت میں تھی نا اہلیت کی وجہ سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ پہلی وزارت کی جگہ نئی مذلت بنائی گئی ہے۔ جو سٹرا محمد علی بنکالی سابق

سیف امریکہ نے بنائی ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل وزراء لائے گئے ہیں۔ سرفہرہ اللہ خاں وزیر خارجہ و دولت مشترکہ۔ سٹرا مشق احمد صاحب گورنری وزیر داخلہ۔ سردار بہادر خاں - سٹرا - ایم ملک - خان عبدالقیوم خاں - سٹرا شیب زبیدی۔ خواجہ ناظم الدین کے متعلق اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ انہوں نے گورنر جنرل کے اس اقدام پر اعتراض کیا ہے اور اس کو غیر قانونی کارروائی قرار دیا ہے۔

فیروز خاں نون وزیر اعلیٰ پنجاب بھی کراچی فزوری مذاکرات کے لئے بلانے گئے ہیں۔ شملہ - ۱۷ اپریل - سٹرا بی بی سید ذریعہ اعلیٰ پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ چند دن کے اندر یعنی ۲۵ اپریل کو گندم کا کٹروال اٹھا لیا جائے گا لیکن چاول کی قیمت اور تقسیم پر بدستور کٹروال پنجاب سرکار کا گذشتہ سال ہی کٹروال اٹھانے کا ارادہ تھا۔ لیکن مرکزی حکومت کی اس خواہش کے مطابق کہ دہلی اور پٹیالہ میں بھی غلہ جیتا

کیا جائے۔ ایسا نہ کیا جاسکا۔

ہالندہیر - ۱۷ اپریل - حکومت پنجاب نے میونسپل انتخابات کو دوبارہ ملتوی کر دیا ہے۔ سینکڑوں امیدوار اپنے کاغذات نامزدگی داخل کر چکے تھے۔ لیکن بعد میں انتخابات کے التوا کا اعلان کر دیا گیا۔

نئی دہلی - ۱۷ اپریل - کانگریس پارلیمینٹری پارٹی نے سال ۱۹۵۲-۵۳ کے لئے سٹرا ہری کرشن صاحب کو جنرل سکرٹری مقرر کیا ہے۔ اس سے پہلے پنڈت جو اہل لال نند اور مولانا ابوالکلام آزاد علی الترتیب لیڈر اور ڈپٹی لیڈر منتخب ہو چکے ہیں۔

نئی دہلی - ۱۷ اپریل - آج بھارت کے وزیر تجارت شری کرپال نے پدمھان منتری پنڈت نند کے ساتھ صوبہ کرناٹک کی تشکیل اور تجارت کے متعلق بات چیت کی۔ پنڈت بی نے انہیں یقینی دلایا کہ وہ کرناٹک کے علاقہ کی صورت حال سے بخوبی آگاہ ہیں۔ آپ نے شری کرپال کو ایک بین باری کرنے کا اختیار دیا۔ جس میں کہا گیا ہے کہ ہم نے وہ کرناٹک کی تشکیل کے متعلق کرناٹک کے لوگوں کی خواہشات کا احترام کرتے ہیں۔ اور ہم اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے خواہشمند ہیں۔ لیکن یہ معاملہ انفرادی طور پر نہیں بلکہ صوبوں کی از سر نو تشکیل کے مجموعی معاملہ کے ساتھ ہی زیر غور آئے گا۔ ہم اس معاملہ کو فزوری طور پر ملتوی کرنا نہیں

چاہتے۔ لیکن اس پر صوبہ آندھرا کی تشکیل اور استحکام کے بعد ہی غور کیا جائے گا۔

ہالندہیر - ۱۷ اپریل - لکھنؤ میں شکر پنجاب کے آٹھ نظر بند یوں کی کمیپ سے انبالا اور ہالندہیر میں

میں منتقل کر دیئے گئے ہیں۔ ان میں شری لال پنڈت پنڈت وال ایڈوکیٹ کو جانندھریل بھی لیا گیا ہے۔ اور شری دھرم دیرام - اسے کو انبالا جیل - یہ بھی

معلوم ہوا ہے کہ یوں کمیپ میں نظر بند سبھیوں نے یوں کمیپ میں لاکھنؤ چارج اور فاؤنٹیک کے خلاف تحقیقات کرانے کے لئے ۱۸ اپریل سے لکھنؤ

پڑتال شروع کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ مگر اب یہ سب ملتوی کر دی گئی ہے۔ کیونکہ شری سنگھ گورنر پنجاب نے ہندو جہاں کے لیڈروں کے ساتھ ملاقات کے دوران میں ان کی شکایات کی تحقیقات کرانے کا فیصلہ دیا ہے۔ یہ بھی پتہ چلا ہے کہ بعد میں شکر کے جو نظر بند شملہ میں گورنمنٹ کے مقرر کردہ مشاوریوں کے سامنے ہوئے ہیں انہیں ہائی کورٹ - اپیل کر رہے ہیں کہ ان کو جس جیل میں رکھا جا رہا ہے اسے اپیل کنندگان میں اپنا یہ رام دیو شری دھرم دیرام شری لال پنڈت سبھی شامل ہیں۔

حضرت یحییٰ موعودؑ کے کارنامے لقمہ ہلاکے کے حکم نہیں ہیں۔ . . . . اس بات میں کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ باہ انانک صاحب ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھا۔ اور ان لوگوں میں سے تھا۔ جن کو خدا نے عزوجل اپنی محبت کا شربت پلاتا ہے۔ (پیغام صلح ص ۱۸)

جماعت احمدیہ اس بات کے لئے حکم یقینی قائم ہے کہ ملک میں اتحاد و اتفاق قائم کرنے کا دھند ذریعہ یہی ہے اور اس کے حصول کے لئے عرصہ پندرہ سال سے جماعت احمدیہ کی طرف سے سال ایک جلسہ بیٹو ایان مذہب کے سیرت و سوانح بیان کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال ۳۰ مارچ کو بھی ایسا جلسہ قادیان میں کیا گیا تھا

غزنیہ حضرت باقی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ کارنامہ ملک میں امن عامہ کے قیام میں بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ کاش اس پر عمل کرنے والے میدان میں آئیں۔ (باقی)

(محمد حفیظ لہقا پوری)